SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, October 9, 1986

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at five of the clock in the evening, with Mr. Acting Chairman (Malik Muhammad Ali Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَنْ عَمِلَ صَٰلِحًا مِّن ذَكَرٍ

أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُۥ حَيَوٰةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿٩٧﴾ فَإِذَا قَرَأْتَ ٱلْقُرْءَانَ

فَٱسْتَعِذْ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيْطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ ﴿٩٨﴾ إِنَّهُۥ لَيْسَ لَهُۥ سُلْطَٰنٌ

عَلَى ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٩٩﴾ إِنَّمَا

سُلْطَٰنُهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُۥ وَٱلَّذِينَ هُم بِهِۦ مُشْرِكُونَ

ترجمہ : شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم

والا ہے۔ جو شخص نیک عمل کرے گا، مرد ہو یا عورت اور وہ مؤمن

بھی ہوگا تو ہم اس کو دنیا میں پاک اور آرام کی زندگی سے زندہ رکھیں گے اور

آخرت میں ان کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے۔ اور جب تم قرآن

پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے پناہ مانگ لیا کرو کہ جو مومن ہیں اور

اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں ان پر اس کا کچھ زور نہیں چلتا۔

اس کا زور انہی لوگوں پر چلتا ہے جو اس کو رفیق بناتے ہیں اور اس

کے وسوسے کے سبب خدا کے ساتھ شریک مقرر کرتے ہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ٥

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, October 9, 1986

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at five of the clock in the evening, with Mr. Acting Chairman (Malik Muhammad Ali Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَنْ عَمِلَ صٰلِحًا مِّنْ ذَكَرٍ

أَوْ أُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٧﴾ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٩٨﴾ إِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ

عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٩٩﴾ إِنَّمَا

سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم

والا ہے۔ جو شخص نیک عمل کرے گا، مرد ہو یا عورت اور وہ مؤمن

بھی ہوگا تو ہم اس کو دنیا میں پاک اور آرام کی زندگی سے زندہ رکھیں گے اور

آخرت میں ان کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے۔ اور جب تم قرآن

پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے پناہ مانگ لیا کرو کہ جو مومن ہیں اور

اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں ان پر اس کا کچھ زور نہیں چلتا۔

اس کا زور انہی لوگوں پر چلتا ہے جو اس کو رفیق بناتے ہیں اور اس

کے وسوسے کے سبب خدا کے ساتھ شریک مقرر کرتے ہیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین ہ

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب قائمقام چیئرمین : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ وقفۂ سوالات ۔ حاجی ملک فرید اللہ خان صاحب ! وہ تو میرے خیال میں نہیں ہیں ۔ میرا یہ حق تو نہیں بنتا کہ میں یہ تجویز ہاؤس میں پیش کروں کہ سوالات کو پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے، امن عامہ پر بحث کے پیش نظر ۔

آوازیں : ٹھیک ہے جی کر لیں ۔

جناب قائمقام چیئرمین : شکریہ ۔ پریولیج موشنز ....جی ۔

جناب احمد میاں سومرو : ہم وہی کریں گے جو آپ چاہتے ہیں taken as read کر لیں جو حقوق سپلیمنٹری سوالات کے ہیں وہ ختم ہو جاتے ہیں یہ صرف میں آپ کے دھیان میں لانا چاہتا ہوں جو چیزیں واضح ہونی ہوتی ہیں وہ رہ جاتی ہیں ۔

جناب قائمقام چیئرمین : جی ہاں ! بالکل ٹھیک ہے ...

قاضی حسین احمد : جناب ! اگر آپ اس کے متبادل یہ تجویز ہماری قبول کر لیں کہ جب وزیر داخلہ صاحب اپنی تقریر کر چکیں تو اس کے بعد ہمیں وزیر داخلہ سے کچھ پوچھنے کی اجازت دی جائے کیونکہ آپ نے یہ طریقہ نکالا ہے کہ وہ concluding speech کر لیتے ہیں اس میں بہت سارے مزید سوالات پیدا ہو جاتے ہیں لیکن ان کو satisfy کرنے کا ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہوتا ۔ یہ ٹھیک ہے آپ آج وقفۂ سوالات کو ختم کر دیں ۔ اس کے بدلے میں وزیر داخلہ سے پوچھنے کی گنجائش ہمارے لئے چھوڑ دیں ۔

جناب قائمقام چیئرمین : اگر قواعد اجازت دیتے ہیں تو پھر ...

قاضی حسین احمد : میرا خیال ہے کہ قواعد اجازت دیتے ہیں ۔ وزیر داخلہ صاحب بیٹھے ہیں یقیناً مزید سوال اٹھائیں گے ۔

جناب قائمقام چیئرمین : وائنڈ اپ سپیچ کے بعد ہاؤس کی رائے لے لیں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے، میں یقین سے تو نہیں کہہ سکتا کہ دو ہفتے یا تین ہفتے کے بعد آپ کا پھر اجلاس آنے والا ہے تو جو سوالات اٹھیں گے آپ اس میں کسی نہ کسی طریقے سے بحث کر سکتے ہیں میرا خیال ہے ۔ آپ تو پرانے پارلیمنٹیرین ہیں قاضی صاحب ۔

میر نواز خان مروت : جناب والا ! میں اس کے بارے میں آپ کی رولنگ چاہوں گا کہ رولز کے تحت کیا یہ حق پہنچتا ہے کہ ایک آدمی سپیچ وائنڈ اپ کرے، اس کے بعد سوالات و جوابات کا سلسلہ شروع ہو جائے ؟

جناب قائمقام چیئرمین : نہ ہی ایسی پارلیمانی روایت ہے اور نہ ہی رولز اس کی اجازت دیتے ہیں ...... (مداخلت)

جناب احمد میاں سومرو : اس میں کوئی پابندی نہیں ہے، اگر ہاؤس چاہے اس پر بات کرنا تو آپ اجازت دے دیں ...... (مداخلت)

جناب قائمقام چیئرمین : آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں مجھے یاد ہے میں اس وقت کالج میں ہوا کرتا تھا تو آپ ون یونٹ کے زمانے میں ڈپٹی سپیکر ہوا کرتے تھے ۔ تو میاں صاحب آپ سے زیادہ اور کون جانتا ہے ۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! کیوں نہ وزیر داخلہ اپنی تقریر اگلے سیشن میں فرمائیں ۔ اس وقت تک انشاءاللہ لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال مزید بہتر ہو چکی ہوگی اور زیادہ اعتماد سے ہماری تقریروں کا جواب دیں گے ۔

جناب قائمقام چیئرمین : جناب والا ! اس کے بعد آدھ گھنٹہ ایڈجرنمنٹ موشنز کا لے لیتے ہیں اور اس کے بعد آپ کی صحت کے پیش نظر اگر آپ بیٹھ کر بھی اپنی تقریر کر لیں گے تو میرا خیال ہے ٹھیک رہے گا ۔

جناب محمد اسلم خان خٹک : جناب والا ! میری گزارش یہ ہے کہ نماز کے بعد اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اپنی تقریر شروع کر دوں ۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ جناب قاضی صاحب کو میں یقین دلاتا ہوں کہ میں کوئی ایسی بات نہیں کروں گا جو ان کی طبیعت پر گراں گزرے ۔

قاضی حسین احمد : جناب ! گراں اگر نہ بھی گزرے ، اگر راحت بھی محسوس ہو تو اس میں سوالات تو اٹھیں گے ۔

جناب محمد اسلم خان خٹک : قاضی صاحب کے لئے میرا دروازہ ہر وقت کھلا ہے جس وقت وہ آئیں مجھ سے بات کر لیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : میرا خیال ہے کہ آپ اس ہاؤس کے سب سے پرانے
پارلیمنٹیرین ہیں ایک دو کے سوا احمد میاں سومرو صاحب بھی ہو سکتے ہیں باقی ہم سب
لوگ نئے ہیں ۔ آپ دروازہ سب معزز اراکین کیلئے کھلا رکھیں گے بزرگ ہونے کی
وجہ سے یہ اچھا بھی ہے ۔

AGREEMENT WITH MALIK WALI KHAN KUKIKHEL

150. ***Malik Faridullah Khan**: Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the former Governor of NWFP Mr. Abdul Ghafoor Khan Hoti and the provincial Government had made an agreement with Malik Wali Khan Kukikhel Afridi at the time of their reconciliation;

(b) whether it is also a fact that the said agreement has not been implemented so far, if so, the reasons therefor; and

(c) the terms and the conditions of the said agreement indicating also its major clauses?

Syed Qasim Shah: (a) The main points of agreement are:

(i) Government will ensure the special status of the Tribal Areas as envisaged in the Constitution of Pakistan;

(ii) Government undertakes to continue to administer the tribal areas in accordance with the provisions of the Constitution of Pakistan and the terms and conditions the treaties and agreements entered into by the Government with the tribesmen from time to time;

(iii) Government will take into account and respect the traditional customs and *riwaj* of the tribesmen; and

(iv) Both the Government and Malik Wali Khan Kukikhel alongwith his group of tribesmen, reiterated their

resolve to abide by the teachings of Quran and Sunnah. Furthermore, Malik Wali Khan Kukikhel and his group reiterated their loyalty to the Government, ideology and integrity of Pakistan and gave undertaking for good behaviour in future.

(b) The agreement is being implemented in the spirit it was signed.

(c) As (a) above.

APPOINTMENT OF RESIDENT COMMISSIONER FOR FATA

151. ***Malik Faridullah Khan**: Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) whether it is a fact that there is a pressing demand in the Federally Administrative Tribal Areas for the appointment of a Resident Commissioner, which has also been supported by the members of Parliament from FATA; and

(b) the reasons for not implementing the proposal so far and whether the Federal Government intends taking any action in this regard?

Syed Qasim Shah: (a) Yes.

(b) The proposal is under consideration of the Government.

ADP FOR FATA

152. ***Malik Faridullah Khan**: Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) whether it is a fact that at the time of formulation of ADP and FATA, members of the Parliament are not consulted and that the ADP is formulated by Political Agents themselves; and

(b) whether the Government intends to prepare the ADP for the Tribal Areas in future in consultation with the elected representatives of FATA?

Syed Qasim Shah: (a) No. Though sectoral allocations for the ADP 1986-87 had been laid down but specific Schemes in each sector especially in Education, Health and Public Health Engineering were yet to be decided in consultation with MNA's and Senators.

(b) Yes. All Commissioners, Deputy Commissioners for Frontier Regions and Political Agents have been asked to associate and consult MNAs and Senators while formulating ADP for FATA in future.

PERSONS ARRESTED FOR POLITICAL REASONS

153. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the total number of persons arrested since August 13, 1986 for political reasons; and

(b) the total number under detention as on August 24, 1986?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: (a) No one has been arrested for political reasons.

(b) The information regarding arrests made for offences against laws on public tranquility and/or substantive laws is being collected from the provinces and would be laid before the House in due course.

REVIEW OF THE PROMOTIONS TO THE POST OF DEPUTY CHIEF IN PLANNING DIVISION

154. ***Mr. Shad Muhammad Khan:** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that promotions made during 1976 to the posts of Deputy Chief (Economic Group) in Planning and Development Division were reviewed by a high level review board.

(b) if so, indicate the decision in each case; and

(c) whether these decisions have been implemented; and if not, the reasons therefor indicating also the steps Government is taking to get these decisions implemented?

Sahabzada Yaqub Khan: (a) Yes.

(b) Cases of two Deputy Chiefs were reviewed by the high powered review board which held their promotion as Deputy Chiefs to be irregular. The recommendations of the review board were put up to the competent authority. While conveying the decisions of the competent authority on the case pertaining to the Planning and Development Division, they were advised in terms of Section 12-A of the Civil Servants Act, 1973 that these two officers should count their seniority as Deputy Chief from the date on which they completed the length of service in lower grade as prescribed under the rules. By then, these Deputy Chiefs had already been reverted as Assistant Chief as a result of representation by other officers who were senior to them but were not considered for promotion as Deputy Chief at the time these officers were promoted.

(c) As the two officers had already been reverted as Assistant Chief on the ground indicated in part (b) the question of counting their seniority as Deputy Chief from the date they completed the length of service in lower grades did not arise.

DISTRICT VIGILANCE COMMITTEES

155. ***Mr. Shad Muhammad Khan**: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Federal Government has ordered the formation of vigilance committees district-wise to eradicate corruption;

(b) whether it is also a fact that only MNAs, MPAs have been included in the said committees;

(c) the reasons for not including Senators in such committees; and

(d) whether the Government is prepared to include Senators also in such committees?

(Reply not received).

BALUCHI PROGRAMME ON PTV KARACHI

156. *Mr. Muhammad Ishaq Baluch: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) whether Pakistan Television intends to broadcast Baluchi programme from its Karachi centre;

(b) if so, when; and

(c) if not, the reasons for not doing so?

Ch. Shujaat Hussain: (a) No.

(b) Television centre Quetta is televising the following Baluchi programmes in the current quarter October–December, 1986:

(1)	Diwan-Weekly ..	.. 25 minutes
(2)	Zemal-Weekly ..	.. 25 minutes
(3)	Qadam-ba-Qadam	.. Once in three weeks 25 minutes.

(c) In view of limited hours of transmission on a single channel PTV is only able to provide air time for local language programmes from its various centres.

ISSUANCE OF NON-PROHIBITED BORE WEAPONS

157. *Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) how many licences for non-prohibited bore weapons were issued province-wise, since 23rd March, 1985; and

(b) how many such weapons were imported in the country during the above mentioned period?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: (a) 56,823 non-prohibited bore licences, break up is as under:—

Punjab	40,367
Sind	7,911
NWFP	5,915
Baluchistan	2,629

(b) The information is awaited from the Ministry of Commerce and will be placed on the table of the House immediately on receipt.

OFFICERS ARRESTED ON THE CHARGE OF CORRUPTION

158. ***Qazi Abdul Latif**: Will the Minister for Interior be pleased to state the total number of officers in Grade-17 and above arrested on charges of corruption during the period from 1st January, 1980 to 30th August, 1986 indicating their names province-wise?

(Reply not received).

DMG OFFICERS IN GRADE 20

159. ***Mr. Shad Muhammad Khan**: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the total number of D.M.G. officers in Pakistan who are in BPS-20;

(b) is it a fact that for promotion from grade 20 to 21 the length of service required is 20 to 22 years;

(c) is it a fact that some DMG officers have completed more than 30 years of total service and have put in more than eleven years service in BPS-20 have yet to be promoted in the higher grade; and

(d) if so, is the Government prepared to look into the matter and redress the grievance of the affected persons?

Sahabzada Yaqub Khan: (a) 34.

(b) The length of service for promotion to a post in BPS-21 is 22 years in pay scale 17 and above.

(c) Yes.

(d) Completion of the prescribed length of service is a condition of eligibility but does not confer a right to promotion which depends on other factors including availability of a vacant post for promotion. Subject to these conditions, officers have duly been promoted to higher posts from time to time and the question of redressing the grievances of any affected person does not arise.

PCS OFFICERS AND APUG

160. ***Brig. (Retd.) Abdul Qayum Khan**: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) whether Provincial Civil Service (PCS) as such still exists after the services re-organisation of 1973 the enactment of Civil Servant Act, 1973 (Act No. LXXI of 1973) and other consequental enactments of the provincial Government;

(b) whether PCS officers were under the above enactments placed in any occupational group;

(c) if the answer to (b) above be in the negative then to which service or occupational group do they belong;

(d) whether it is fact that all provincial police officers in BPS-19 and above have become members of APUG but former PCS officers have not been absorbed in APUG; and

(e) whether the Government has any plan under consideration to absorb them in appropriate occupational groups?

Sahabzada Yaqub Khan: (a), (b) & (c) The questions concern provincial Governments.

(d) Provincial police officers are appointed in the Police Service of Pakistan/Police Group at the level of BPS-18 against 40 per cent of the senior posts reserved for them under the rules and on such appointment they become members of the cadre of Police Service of Pakistan. They are promoted to BPS-19 posts in due course. No such reservation is available for officers of the former PCS in the APUG.

(e) A proposal is under consideration to provide reservation for them in the DMG.

D.M.G. AND SECRETARIAT GROUP

161. ***Brig. (Retd.) Abdul Qayum Khan**: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that some of the officers belonging to the Secretariat Group are presently posted to field posts reserved for DMG officers like Commissioners, Deputy Commissioners, etc.;

(b) whether there are any DMG officers presently posted in the Secretariat jobs reserved for officers belonging to the Secretariat Groups; and

(c) if so, whether Government has any plan to merge the two groups into one?

Sahabzada Yaqub Khan: (a) Yes.

(b) Yes.

(c) The question of re-organising the Secretariat Group and DMG is under consideration of the Government.

MILLS IN FATA

162. ***Malik Saadullah Khan**: Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) whether there is any Flour Mill, Textile Mill or a Vegetable Ghee Factory in FATA especially in North Waziristan Agency; and

(b) if the answer to part (a) above be in the negative, whether there is any proposal under consideration of the Government to establish the aforesaid mills in FATA especially in North Waziristan Agency?

Syed Qasim Shah: (a) At present there is no Flour Mill or Textile Mill in FATA. A Vegetable Ghee Factory in Khyber Agency was established by FATADC during 1976. However, the unit was transferred to the Ghee Corporation of Pakistan in 1978.

(b) At present, there is no such proposal under consideration of the Government to establish such Mills in FATA including North Waziristan Agency.

SUGAR MILL IN FATA

163. ***Malik Saadullah Khan**: Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) whether there is any Sugar Mill established in FATA; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to establish a Sugar Mill at suitable place in FATA, especially at Liaquatpur, if not, the reasons therefor?

Syed Qasim Shah: (a) At present there is no Sugar Mill in FATA.

(b) No such a proposal is under consideration of the Government for the time being to set up a Sugar Mill in FATA including Liaquatpur due to the following reasons:—

(1) There is no sugar-cane growing area in FATA to provide sufficient raw material to support the factory.

(2) Non-availability of technical manpower.

(3) Inadequacy of infrastructure.

(4) Security constraints.

(5) Marketing problems.

As regards Liaquatpur, it is not situated in FATA. It is in the district Rahimyar Khan in Punjab where tribesmen of FATA have been allotted over 200 square of land for agricultural purposes.

LEAVE OF ABSENCE

جناب قائم مقام چیئرمین : جناب جاوید جبار صاحب نے ۸ ، اور ۹ ، اکتوبر ۱۹۸۶ء کیلئے ایوان سے رخصت چاہی ہے ۔ کیا ایوان رخصت منظور کرتا ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائمقام چیئرمین : جناب شیخ محمد اسلام نے اپنی ذاتی مصروفیات کی وجہ سے ایوان سے رخصت کی درخواست چاہی ہے ۔ کیا ایوان اس کی اجازت دیتا ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائمقام چیئرمین : پریولج موشن کا جہاں تک تعلق ہے وہ کل مولانا سمیع الحق صاحب سے میری کمٹمنٹ ہوگئی تھی کہ رولز کے مطابق آپکو یہ موشن نہیں دینی چاہیئے تھی اگر آپ نے اس کو move کیا ہے تو میں تو کمٹڈ ہوں وہ ڈراپ ہو گئی تھی ، میں آج ٹیلیفون پر آپکو صحیح صورتحال بتانے کیلئے رابطہ کرتا رہا مگر . . . . (مداخلت)

مولانا سمیع الحق : حضرت آپ نے فرمایا تھا کہ پھر . . . (مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین : جی میں نے بالکل یہ وعدہ کیا تھا مگر اس کے بعد یہ رولز آف بزنس میں ...... (مداخلت)

مولانا سمیع الحق : حضرت آپ کی رائے خود رول ہے ۔ اس رول کے بعد

جب آپ نے خود رولنگ دے دی ۔ ۔ ۔ (مداخلت)

جناب قائمقام چیئرمین : اس کے لئے نیا نوٹس درکار ہے بات صرف اتنی ہی ہے ۔

مولانا سمیع الحق : آپ نے مجھے خود کہا تھا ۔ لیکن آج آپ رولز کی بات کرتے ہیں وہ بھی آپ کے رولز ہیں پرسوں بھی میں نے صورت حال بتائی تھی ۔ آپ نے فرمایا تھا کہ جمعرات کو انشاءاللہ ۔

جناب قائمقام چیئرمین : میں نے کمٹمنٹ کی تھی مگر یہ پتہ نہیں تھا کہ کل آپ نہیں ہیں اس لئے میں معذرت خواہ ہوں ۔

مولانا سمیع الحق : لیکن حضرت کل میری آپ سے ۱۲ بجے بات ہوئی تھی ۔ لیکن آپ نے کہا کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (مداخلت)

جناب قائمقام چیئرمین : جی اس کے بعد میں آپ سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کرتا رہا مگر آپ نہیں ملے ۔ آپ نئی دے دیں ۔

مولانا سمیع الحق : وہ بارہ بجے والی بات تھی ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : نہیں بارہ بجے والی نہیں ۔ وہ آپ کے اور خان اقبال احمد خان صاحب کے درمیان چلتی ہے میں اس کی جرأت اور جسارت نہیں کرتا ۔ تحاریک التوا نمبر ۴۳ اور ۴۴ قاضی حسین احمد صاحب اور مولانا کوثر نیازی صاحب کی ہیں ۔ تحاریک التوا کا وقت ذرا نوٹ فرمالیں ۔

مولانا سمیع الحق : جناب چیئرمین صاحب ! میری بھی دو تحاریک التوا کافی دنوں سے پڑی ہوئی ہیں ۔ وہ تو رولز کے مطابق ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : میں لسے وقفہ نماز میں دیکھ لیتا ہوں ۔ اگر وہ یہاں ہیں تو میں یہ کوشش کر سکتا ہوں کہ آپ کو آج اس قسم کا موقع مل جائے ۔

مولانا سمیع الحق : رولز کے مطابق ایک ایک رکن کو ایک ایک تحریک التوا پیش کرنے کا موقع ملتا ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : تحریک التوا میں پابندی نہیں ہے ۔

مولانا سمیع الحق : میری دو تحاریک التوا ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : جی جناب قاضی حسین احمد صاحب اور مولانا کوثر نیازی صاحب ۔ یہ دونوں تحاریک التوا ایک ہی مضمون کی ہیں ۔

ADJOURNMENT MOTIONS

(i) *RE:* IMPORT OF PIG FAT IN THE COUNTRY

قاضی حسین احمد : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ روزنامہ نوائے وقت لاہور ۵ اگست میں خبر شائع ہوئی ہے کہ " ملک میں سؤر کی چربی درآمد کی جا رہی ہے "، اس خبر سے مسلمانان پاکستان میں شدید اضطراب و غصہ پیدا ہو گیا ہے ۔ قومی اہمیت ، فوری نوعیت اور انتہائی توجہ کے طالب اس مسئلہ پر تحریک التوا پیش کرتا ہوں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : مولانا کوثر نیازی کو بھی موقع دے دیا جائے تاکہ انکی تحریک کا اکٹھا فیصلہ ہو جائے ۔ دونوں ایک ہی مضمون کی ہیں ۔

مولانا کوثر نیازی : اخباری اطلاعات مظہر ہیں کہ ملک میں درآمد کنندگان اور سرکاری شعبوں کی وضاحتوں کے باوجود سؤر کی چربی اور تیل درآمد کیا جا رہا ہے ۔ تجارتی ذریعوں نے اعلیٰ سطحی حوالے سے بتایا ہے کہ سرکاری ریکارڈ میں یہ درآمدہ سؤر کی چربی اور سؤر کے تیل کے عنوان سے درج ہے اعداد و شمار میں بتایا گیا ہے کہ ۱۹۸۴ — ۱۹۸۵ء میں ۳۳ لاکھ سے زیادہ مالیت کا سؤر کا تیل اور چربی درآمد ہوئی ۔ جبکہ اس سال تقریباً پانچ لاکھ روپے کی درآمد ہو چکی ہے اگرچہ خشک دودھ کے درآمد کنندگان نے حکومت کو یقین دلایا ہے کہ سؤر کی چربی والا دودھ ملک میں درآمد نہیں کیا جا رہا ہے لیکن ملک میں تیار ہونے والے ٹوتھ پیسٹ اور دیگر اشیاء میں خنزیر کے ان اجزاء کے استعمال کے امکان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے ۔ ایک مسلمان ملک میں خنزیر کے ان اجزاء

کی درآمد کا یہ کاروبار افسوس ناک ہے ۔ لہٰذا میں تحریک کرتا ہوں کہ اس مسئلہ پر ایوان میں بحث کی جائے ۔

جناب تسنیم نواز گردیزی : میں اسے اپوز کرتا ہوں ۔

قاضی حسین احمد : جناب چیئرمین ! یہ مسئلہ فوری نوعیت کا ہے میں ایڈمیسیبلٹی پر بات کروں گا ۔ جب یہ خبر لوگوں تک پہنچی ہے اس کے فوراً بعد ہی میں نے اس کا نوٹس دیا ہے ۔ یہ جو ۵ اگست سے اب تک کا وقفہ گزرا ہے یہ وقفہ تحریک کی اپنی باری آنے کیوجہ سے گزرا ہے ۔ جہاں تک نوٹس کا تعلق ہے ۔ جس وقت یہ خبر لوگوں میں پھیل گئی تھی اور جس وقت یہ خبر منظر عام پر آئی ، اخبارات کے ذریعے سے ہمارے نوٹس میں آئی ۔ اور ظاہر ہے کہ اخبارات میں آنے سے پہلے ہمارے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں تھا جس سے ہمارے نوٹس میں یہ خبر آسکتی ۔ اس لئے ہم نے اسکا فوری نوٹس لیا ہے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ خبر فوری اہمیت کی حامل ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ حرام و حلال کا مسئلہ ہے اور مسلمانوں کے دین اور ایمان کا مسئلہ ہے ۔ بدقسمتی سے ہماری حکومت اور وزارت خارجہ کے افسران میں کچھ لوگ ایسے پائے جاتے ہیں ۔ میں سب کی بات نہیں کرتا لیکن کچھ لوگ ذمہ دار عہدوں پر موجود ہیں جو مغربی تہذیب کے اتنے عادی ہوگئے ہیں اور مغربیوں کے اتنے ہم نوالہ و ہم پیالہ ہوگئے ہیں کہ انہوں نے ایک اسلامی معاشرے کی بنیادی اقدار فراموش کردی ہیں اور ان کو اس سے اتنا شدید صدمہ نہیں پہنچتا جو ہمارے ملک کے ایک عام مسلمان کو اس طرح کی خبر سے پہنچتا ہے ۔ اسی طرح سے شراب کی کراہت اور حرمت کا جو تصور ایک مسلم معاشرے میں پایا جاتا ہے اس کو آہستہ آہستہ ختم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور اب یہ خنزیر اور سؤر کا گوشت جس کا نام لینا بھی مسلمان مناسب نہیں سمجھتے اور اس کا نام سننا بھی ناگوار گزرتا ہے ، اب نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ باقاعدہ کاغذات میں درج کرکے سؤر کی

چربی کو درآمد کیا جاتا ہے ۔ ظاہر ہے جب وہ درآمد ہوتی ہے تو وہ مختلف چیزوں میں استعمال بھی ہوتی ہوگی اور لوگوں کے استعمال میں آتی ہوگی ۔ یہ انتہائی اہمیت کی حامل خبر ہے ۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ آپ اس تحریک التوا کو منظور کرلیں اور اس پر بحث کرنے کیلئے کوئی وقت متعین کرلیں ۔ شکریہ ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : جی جناب مولانا کوثر نیازی صاحب ۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا میں اپنے محترم دوست قاضی حسین احمد صاحب کے دلائل کا اعادہ نہیں کرنا چاہتا ۔ صرف یہ گزارش کرتا ہوں کہ بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ یہ کاروبار خود حکومت کر رہی ہے ۔ صرف عام تجارتی حلقے نہیں کر رہے بلکہ حکومت اس درآمد میں لگی ہوئی ہے اور اس اقدام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں اسلام کس طرح نافذ ہو رہا ہے ۔ اس کا ایوان کو نوٹس لینا چاہیے اور یہ ایسا حساس مسئلہ ہے کہ اس پر ایوان میں ضرور بحث ہونی چاہیے مجھے امید ہے وزیر متعلقہ اس امر کی مخالفت نہیں کریں گے اور ایوان میں ایسا وقت مقرر کیا جائے گا جس میں اس پر تفصیل سے گفتگو کی جا سکے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : جناب مولانا سمیع الحق صاحب !

مولانا سمیع الحق : جناب چیئرمین ! یہ نہایت اہم مسئلہ ہے ۔ سینٹ کے پچھلے اجلاسوں میں بھی یہ مسئلہ کسی اور شکل میں اٹھا تھا ۔ اخبارات میں خبر آئی تھی کہ درآمدی دودھ میں بھی یہ اجزاء شامل ہیں اور اس پر کافی لے دے ہوئی تھی ۔ اس وقت کافی حوالے دیئے گئے تھے کہ عرب ممالک میں تفصیلات کے ساتھ ثبوت شائع ہوئے تھے ۔ اس وقت کے وزیر تجارت جناب سلیم سیف اللہ صاحب نے کہا تھا کہ ایک کمیٹی بناتے ہیں ، لیبارٹری میں ٹیسٹ کراتے ہیں اس کی رپورٹ بھی پیش کریں گے تو اس کا بھی کوئی جواب سامنے نہیں آیا ۔ اب تو براہ راست آگیا ہے کہ چربی یہاں پر درآمد ہو رہی ہے اس پر پوری توجہ دیجئے ۔ یہ انتہائی اسلامی اہمیت کا مسئلہ ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : جناب تسنیم نواز گردیزی صاحب !

جناب تسنیم نواز گردیزی : جناب چیئرمین ! آج اس تحریک التوا
کو اپوز کرتے ہوئے میں محترم جناب قاضی حسین احمد صاحب اور جناب
کوثر نیازی صاحب کا دل کی گہرائیوں سے احترام کرتا ہوں اور ان کے جذبات
کی قدر کرتا ہوں ۔ ان کی خدمت میں یہ گزارش کر دینا چاہتا ہوں
کہ اس سلسلے میں یا کسی اور معاملہ میں جس طرح ان کے جذبات ہیں ۔ حکومت
کے بھی اسی طرح کے جذبات ہیں ۔ جہاں تک اسلامی قوانین کا تعلق ہے یا
اس قسم کے اجزاء کی درآمد کا سوال پیدا ہوتا ہے تو حکومت اس میں سختی سے
پابندی کرتی ہے ۔ کیونکہ یہ ایک اسلامی ملک ہے ۔ مسلمانوں کی حکومت ہے
اور جو حکومت میں بیٹھے ہیں وہ بھی مسلمان ہیں اور انھیں ان جذبات کا بھی
احساس ہے ۔ مجھے امید ہے کہ اس وضاحت کے بعد جو ابھی میں کرنے والا
ہوں معزز اراکین اس پر اصرار نہیں کریں گے ۔

Sir, under the import policy, import of products and by-products of pigs, hogs, boose and swines are specifically banned. In view of the position that lard oil and pig fat fall under the heading of products and by-products which are banned in the import policy order and import of the same can not be affected by any one in the country.

2. Early during the year 1985 fears were expressed in some quarters that the milk powder imported from abroad contains pig fat. The Ministry of Commerce immediately reacted and took the following steps to check the possibility of the presence of pig fat in the imported milk powder:

1. All Commercial Councillors posted abroad were directed to visit the manufacturing units in their respective countries and ensure that the milk powder exported to Pakistan did not contain pig fat. Reports were received from the Commercial Councillors who confirmed that there was no fat of this kind in the milk powder exported to Pakistan.

2. In addition to the above the Chief Controller, Imports and Exports was directed by this Ministry to obtain a certificate from the importers of milk powder to further check the possibility of presence of pig fat in the imported milk powder. The Chief Controller. Imports & Exports in return issued the following notice on 22nd May, 1985.

> "It is notified for the information of all concerned that the importers of powder milk are required to produce before Custom authorities at the time of clearance of their consignments. a certificate from the competent Government authority or any agency authorized by the Government in the country to the effect that the particular consignment does not contain lard."

3. Inquiry was made about the reported import of pig fat and lard oil as mentioned by the honourable Senators in the adjournment motion. It has been confirmed that no such items were imported and the information was based on the misclassification of other items like terrine. The Federal Bureau of Statistics have been advised to rectify the mistake. Furthermore, licencing authorities have been directed to ensure that the following conditions are endorsed on the import licence:

(a) The letter of credit shall incorporate the condition that the said items shall not contain products, by-products of pigs, hogs, owls and swines.

(b) At the time of clearance from Customs, the importers shall submit before the Customs authorities a certificate from the suppliers that the imported consignment does not contain products, by-products of pigs, hogs, boose, owls and swines.

[Syed Tasneem Nawaz Gardezai]

جناب والا ! اس سلسلے میں جو انھوں نے ایڈجرنمنٹ موشن پیش کی ہے اس کی بنیاد ایک اخباری خبر ہے سٹیٹسٹکس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یہ ایک غلطی ضرور ہوئی ہے جس پر میں محترم سینیٹر صاحبان کا ، خاص طور پر محترم مولانا کوثر نیازی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے اس کو پوائنٹ آؤٹ کیا ہے جس کے بعد ہم نے یہ معاملہ ۔ ۔ ۔ (مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین : اس میں قاضی صاحب بھی ہیں یہ دو حضرات ہیں

سید تسنیم نواز گردیزی : لیکن یہ جو statistics کا معاملہ ہے ، یہ خاص طور پر مولانا صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے ۔ یہ محکمے نے ضرور غلطی کی ہے اور جب ہم نے دیکھا ہے اور اس میں مداخلت کی تو انھوں نے اپنی غلطی تسلیم کی اور اسے rectify کیا ہے ۔ اصل میں mis-coding ہو گئی تھی ۔ لہٰذا میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس موشن پر اصرار نہ کریں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : جی مولانا صاحب ۔

مولانا کوثر نیازی : اس کے بارے میں میرے پیش رو ارشاد فرمائیں ، میرا تو یہی مقصد تھا کہ اگر یہ غلطی تھی اور اس کی وزیر صاحب اصلاح کرا رہے ہیں یا ہو گئی ہے تو بہت اچھی بات ہے ، یہی میرا مقصد تھا ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : جناب قاضی صاحب ۔

قاضی حسین احمد : جناب والا ! میں صرف یہ یقین دہانی حاصل کرنا چاہوں گا کہ یہ بتائیں کہ غلطی کیا ہوئی ہے ، کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ غلطی سے انہوں نے صحیح لکھ دیا ہے اور اب انہیں کہا جا رہا ہے کہ اسے ٹھیک کر دو یا ویسے ہی انہوں نے غلط لکھا تھا ۔ یعنی کہیں ایسا تو نہیں کہ انہوں نے کہیں جو واقعی بات تھی وہ لکھ دی تھی ۔ statistics میں اب ان کو اصطلاحات اور نام تبدیل کرنے کیلئے کہا جا رہا ہے یہ اسی طرح ہے جیسے کہ یہاں سود کے بارے میں ہو رہا ہے ۔ ابھی کچھ دن پہلے خبر آئی تھی کہ اسرائیل سے چیزیں امپورٹ کی

گئی ہیں اور یہ چیزیں آپ کے یوٹیلٹی سٹورز میں موجود تھیں - جب یہ خبر آئی اور اس کے خلاف آواز اٹھی تو اس کے بارے میں بھی یہ کہا گیا کہ اسے اب rectified کر دیا گیا ہے اور متعلقہ افراد کی جواب طلبی کر لی گئی ہے - میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس طرح کے عناصر موجود ہیں جو یہ کام کرتے رہتے ہیں - بجائے اسکے کہ کاغذات میں درستی کی جائے اصل محرکات جو ہیں یا جو ایسے افراد ہیں جو ان کاموں میں ملوث ہیں، ان کا سدباب کیا جائے -

جناب قائم مقام چیئرمین : شکریہ ، تسنیم نواز گردیزی صاحب۔

سید تسنیم نواز گردیزی : جناب والا ! گزارش یہ ہے کہ جہاں تک محترم بزرگ کے ارشادات کا تعلق ہے کہ اس کی بعد میں تصحیح کی گئی ہے

Statistics Department is not under the control of Commerce Ministry.

ان کی نشان دہی کے بعد ہم نے یہ معاملہ ان سے لیا اور جب یہ دیکھا گیا کہ یہ کس طرح mis-coding ہوئی ہے - اس پر انھوں نے اپنی غلطی تسلیم کی کیونکہ یہ آئٹم جو ہے یہ امپورٹ کیا ہی نہیں گیا - یہ مس کوڈنگ ہوئی ہے نشاندہی کے بعد اسے انہوں نے درست کیا ہے اور ٹیلکس کے ذریعے، انہوں نے ہمیں انفارم کر دیا ہے اس لئے آپ اطمینان رکھیں۔ اگر اس قسم کی کوئی بات ہوئی تو ہم بھی یہاں منسٹری میں بیٹھے ہوتے ہیں اور مسل ہیں ، انشاءاللہ اس قسم کی بات کبھی نہیں ہوگی اور نہ ہونے دی

قاضی حسین احمد : ان کی اس یقین دہانی کے بعد میں اپنی موشن پریس نہیں کرتا -

جناب قائم مقام چیئرمین : ناٹ پریسڈ ، شکریہ۔

قاضی حسین احمد : جناب نماز کا وقت ہو گیا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : ابھی پانچ منٹ رہتے ہیں۔

قاضی حسین احمد : جناب نماز کا وقت تو ہو گیا ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : نہیں جناب ، میں نماز کا ذکر نہیں کر رہا بلکہ میں کہہ رہا ہوں کہ ایڈجرنمنٹ موشن کا پندرہ منٹ وقت ابھی رہتا ہے اس میں دو موشن اور لی جا سکتی ہیں ۔

قاضی حسین احمد : بالکل صحیح ہے ۔ نماز کے بعد ان کو لے لیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : اب آدھا گھنٹہ کے لئے اجلاس کو نماز مغرب کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے ۔

[*The House adjournment for Maghrib Prayer*].

[*The House re-assembled after the interval with Mr. Acting Chairman (Malik Muhammad Ali Khan) in the Chair*].

جناب قائم مقام چیئرمین : تحریک التوا نمبر ۳۲ ۔ فرید اللہ صاحب نہیں ہیں ۔ قاضی حسین احمد صاحب ۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا کورم نہیں ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : بیل بجائی جائے ۔

(کورم بیل بجائی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین : کورم پورا ہو چکا ہے ۔ قاضی حسین احمد صاحب ۔

(ii) *RE:* PROPOSED VISIT OF PRIME MINISTER OF INDIA TO PAKISTAN

قاضی حسین احمد : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ اخباری اطلاعات کے مطابق بھارتی حکومت نے وزیر اعظم راجیو گاندھی کے پاکستان کا دورہ نہ کرنے کا ذمہ دار پاکستان کو ٹھہراتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ پاکستان نے ضروری اقدامات نہیں کئے

جس کی وجہ سے وزیر اعظم بھارت کے دورہ پاکستان کو حتمی شکل نہیں دی گئی معاملہ کی اہمیت کے پیش نظر میں اس پر تحریک التوا پیش کرتا ہوں ۔ یہ اپوز کر رہے ہیں ؟

جناب چیئرمین ! اس معاملے کے بارے میں ظاہر ہے کہ یہ کہا جائے گا کہ continuous matter ہے اور پہلے سے چلا آرہا ہے ۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ الزام جو انھوں نے لگایا ہے کہ پاکستان نے اس کے لئے ضروری اقدامات نہیں کئے ، یہ اس کی خبریت ہے اور یہ اس کا نیا پن ہے ۔ اس میں اصل خبر یہی ہے اور اہمیت کی حامل بھی یہی خبر ہے ایک طرف تو مدت سے پاکستان کی حکومت یہ یقین دہانیاں کرا رہی تھی ، کہ ہمارے تعلقات بھارت کے ساتھ بہت بہتر ہو رہے ہیں اور اس کو اپنا بہت بڑا کارنامہ ثابت کرنا چاہتی تھی کہ ہندوستان کے ساتھ انھوں نے تعلقات بہتر کئے ہیں ۔ حالانکہ سیاچین گلیشئر کا معاملہ باقی ہے کشمیر کا معاملہ باقی ہے اور ہندوستانی مسلمانوں پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں ۔ اس کے باوجود مسلسل قومی فخر اور غیرت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اور نیچے گر کر پاکستان نے یہ کوشش کی ہے کہ ہندوستان کے ساتھ اس کے تعلقات بہتر ہو جائیں ۔ لیکن وہاں سے مسلسل ناز نخرے اور مختلف قسم کے الزامات لگائے جاتے رہے اور اب یہ بالکل اس کی انتہا ہے کہ انھوں نے یہ کہا ہے کہ اصل میں تو ہم اس لئے نہیں گئے کہ پاکستان نے اس کے لئے اقدامات ہی نہیں کئے۔ اس معاملہ کی اہمیت کے پیش نظر اور ہندوستان کے ساتھ تعلقات کے مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر میں سمجھتا ہوں کہ اس پر ایوان میں بحث ہونی چاہیئے اور اس کے لئے میں اس تحریک التواء کو منظور کرنے کی درخواست کرتا ہوں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : جناب زین نورانی صاحب !

جناب زین نورانی : پہلے آپ کی اجازت سے ، اس وقت معزز سینیٹر نے پوچھا کہ اپوز کرتے ہیں یا نہیں کرتے ؟ میں نے اس وقت کھڑے

[Mr. Zain Noorani]

ہو کر opposed نہیں کہا تھا تو اس بوجہ تھی کہ ایک روایت ہے ایک طریق کار ہے، پارلیمنٹ میں، سینٹ میں، اسمبلی میں، کہ دو ممبر ایک ساتھ کھڑے ہو کر نہیں بولتے۔ اگر آنریبل ممبر اپنا نوٹس پڑھنے کے بعد ایک سیکنڈ کے لئے بیٹھ جاتے تو میں کھڑے ہو کر ضرور اپوز کرتا۔ اب دوسری بات ہے، یہ آپ کی مرضی پر ہے اور آنریبل سینیٹر کی مرضی پر ہے کہ پہلے میں بیان دوں یا ٹیکنیکل آبجکشن دوں جیسے چاہیں ویسے میں کروں گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین : جیسے آپ کی منشا ہے۔

جناب زین نورانی : میرا خیال یہ ہے کہ ریکارڈ درست رکھنے لئے پہلے ٹیکنیکل آبجکشن لے ہی لوں اور وہ یہ ہے کہ اگر آپ کے پاس اسی فائل میں اسی موضوع پہ دو ایڈجرنمنٹ موشنز تھیں۔ ایک حاجی فریداللہ خان صاحب کی اور ایک معزز سینیٹر صاحب کی، اگر آپ دیکھیں تو معزز سینیٹر نے اخباری اطلاعات تو کہا ہے لیکن تاریخ کو گول کر دیا ہے۔ اس لئے کہ اگر آپ کمپئر کریں حاجی فریداللہ خان صاحب کے similar ایڈجرنمنٹ موشن آن دی سیم سبجیکٹ سے، تو پتہ چلے گا کہ یہ اخباری اطلاع ۷، اگست کی ہے۔ اور انہوں نے نوٹس گیارہ کو دیا ہے تو immediate نوٹس نہیں ملا۔ اس طرح یہ ۱۷ (اے) کے تحت آؤٹ آف آرڈر ہے۔ اسی طرح یہ ۱۷ (ایف) کے تحت بھی آؤٹ آف آرڈر ہے۔ اس لئے کہ ایک اور ملک کا وزیر اعظم، اپنا یہاں آنے کا پروگرام ملتوی کرتا ہے تو اس کو حکومت پاکستان گھسیٹ کر نہیں لا سکتی ہے۔ لیکن معلوم یہ ہوتا ہے کہ اب تک ہم لوگ پاکستان میں راجیو فوبیا سے suffer کر رہے ہیں، اور اس کی visit "وہ آ رہا ہے" "ملتوی کر رہا ہے" "نہیں کر رہا ہے"، اسی کے اردگرد روزانہ تحت کسی نہ کسی شکل میں آ جاتی ہے۔ چنانچہ اس پر ڈیٹیلڈ سٹیٹمنٹ دینا ضروری ہے اور ڈیٹیلڈ سٹیٹمنٹ دینے سے پہلے یہ ضرور کہوں گا کہ حکومت پاکستان نے یہ کوشش ضرور کی ہے کہ ہندوستان کے ساتھ تعلقات normal ہو جائیں اور حکومت پاکستان

نے یہ دعویٰ ضرور کیا ہے کہ ہم ہندوستان کے ساتھ تعلقات نارملائز کرنے کی کوشش ضرور کر رہے ہیں لیکن یہ دعویٰ کبھی نہیں کیا کہ ہمارے تعلقات ہندوستان کے ساتھ نارملائز ہو گئے ہیں اور اس کوشش کی کڑی میں ایک پروگرام بنا تھا جس کے تحت مختلف levels پر میٹنگز ہونے کے بعد یہ کوشش کی جائیگی کہ دونوں ممالک کے تعلقات نارملائز جائیں مگر اس دوران میں کچھ رکاوٹیں آگئی ہیں جس کا قصور ہم پر عائد نہیں ہوتا۔ تو اس صورت میں حکومت پاکستان کا کیا قصور ہے بہرحال اس کے بارے میں آپ کے سامنے آفیشل سٹیٹمنٹ پڑھے دیتا ہوں۔

I would like to state that Pakistan is committed to the establishment of tension free and good neighbourly ties with India on the basis of the universally accepted principle of inter-state-relationship. While there is no lack of efforts on our part to achieve this objective, we are awaiting India's response to our various proposals for normalization of relations. We are also waiting for India to schedule meetings of Sub-Commission I and II of the Joint Commission. They have to meet in New Delhi. The meeting of the Sub-Commission would be followed by the meeting of the Joint Commission. The Government of India has tried to create an impression that they delay in the visit to Pakistan of Prime Minister Rajiv Gandhi has been caused by a slow progress in regard to various preparatory stages. This august House is well aware that the declaration in the normalization process has not been the result of a lack of response from Pakistan's side. In fact we have been waiting for India's response to a number of matters including the finalization of the text of the agreement of non-attack on each other's nuclear installations and the treaty combining our non-aggression pact proposal and the Indian proposal for a treaty of peace, friendship and cooperation. Pakistan for your information Sir, took advantage of the NAM Summit at Harare to establish cordial and constructive contact with the Prime Minister and Foreign Minister of India. There were also an exchange of views between the foreign Secretaries of the two Governments. It is hoped that as a result of these contacts the long over due meetings of the Sub-Commissions and of the full Joint Commission will take place in the near future.

[Mr. Zain Noorani]

Pakistan earnestly hopes that the Prime Minister of India will also be able to pay a visit to Pakistan in due course of time. While Pakistan certainly wants to live as friends with all its neighbours and will welcome normalization of relation with India it will have to be on the basis of equality and sovereignty. If India accepts the hand of friendship which we have offered, we shall welcome it but if excuses are to be made and India were to whip up a tirade of hatred, a tirade of false accusations against Pakistan, I am afraid it is going against its own lip sympathy towards normalization of relations. I thank you Sir.

Mr. Acting Chairman: Thank you. Qazi Hussain Ahmad.

قاضی حسین احمد : میں پہلے تو یہ گزارش کروں گا کہ یہ جو راجیو فوبیا کی انہوں نے اصطلاح استعمال کی ہے یہ راجیو فوبیا خود حکومت کی پیدا کردہ ہے یہ ہنی مون ہندوستان کے ساتھ منانے کی کوشش خود حکومت نے کی ہے اور یہ مسلسل کہا جا رہا ہے کہ ہندوستان کے ساتھ ہمارے تعلقات بہت اچھے ہو گئے ہیں ۔ یہ جو انہوں نے ہمیں نوید سنائی ہے کہ عنقریب دونوں ممالک کی نیوکلیئر انسٹالیشن پر ایک دوسرے کی جانب سے حملہ نہ کرنے کا معاہدہ فائنلائز ہو جائے گا ۔ یہ خبر ایک دفعہ بہت پہلے بھی سنائی گئی تھی کہ یہ معاہدہ ہو گیا ہے اور یہاں پر بھی یہ خوشخبری سنانے کی کوشش کی ہے اور اسی لئے میں کہتا ہوں کہ بار بار حکومت نے یہ یقین دہانی کرانے کی کوشش کی ہے کہ حالات ٹھیک ہو رہے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہنی مون ختم کر دینا چاہیئے ۔ اس معاملے کو ختم کر دینا چاہیئے ، ہندوستان کے ساتھ ہمارے تعلقات درست نہیں ہو سکتے ۔ وہ پاکستان کے وجود کو تسلیم نہیں کرتا ۔ اس نے کشمیر کو ہڑپ کیا ہوا ہے ۔ وہ ہمارے بارہ کروڑ مسلمانوں پر جو کہ ہماری قومیت کا حصہ ہیں ، جو برصغیر میں پاکستان بنانے کی جدوجہد میں شامل تھے ، مظالم ڈھا رہا ہے ۔ اس نے سیاچین گلیشیئر پر حملہ کر کے اور اس پر قبضہ کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ ہماری sovereignty کو تسلیم نہیں کرتا ۔ تعلقات کو بہتر بنانے کا یہ خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو گا ۔

سردار خضر حیات خان : پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : قاضی صاحب ، سردار صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر کچھ کہنا چاہتے ہیں ۔

سردار خضر حیات خان: میں جناب یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ قاضی صاحب نے تقریر شروع کر دی ہے تو کیا اس کی ایڈمیسیبلٹی کا فیصلہ ہو گیا ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین : نہیں جناب ۔

سردار خضر حیات خان : انہوں نے تو جناب تقریر شروع کر دی ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : وہ ایڈمیسیبلٹی کے بارے میں ہی کہہ رہے ہیں ۔

قاضی حسین احمد : جناب والا ! وزیر صاحب نے جو سٹیٹمنٹ دی ہے اس میں اس چیز کا ذکر ہے ، انہوں نے ہمارے اوپر الزام لگایا ہے کہ جیسے یہاں راجیو فوبیا ہم نے create کیا ہے ۔ حالانکہ یہ خود حکومت کی پالیسی کا نتیجہ ہے ساری قوم کو انہوں نے تذبذب میں ڈال دیا ہے ۔ قوم کو یکسو ہونا چاہیئے ۔ ان کے جذبے کو تازہ کرنے کیلئے کوئی تیاری کرنی چاہیئے ۔ اسی جذبے کے ساتھ ہم یہاں ہندوستان کے مقابلہ میں زندہ رہ سکتے ہیں کیونکہ ہندوستان ہمارے لیئے ایک threat ہے اور وہ ہماری سالمیت اور قومی وجود کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اسی طریقے سے ہمارے اندر جو فتنے کھڑے ہو رہے ہیں ہمارے ملک کے اندر ان کی انٹیلیجنسیز کے جو تربیّت یافتہ افراد ہیں وہ ان میں ملوّث ہیں اور ان میں حصّہ دار ہیں ۔ سندھ کے فسادات میں وہ حصّہ لے رہے ہیں ۔ لاہور کے فسادات میں وہ حصّہ لے رہے ہیں ۔ سرحد میں بھی وہی بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں اس صورت میں آپ کی یہ خواہش کبھی بھی پوری نہیں ہوگی ۔ ابھی ہرارے میں وہ بھی موجود تھے اور آپ کے صدر ضیاء بھی موجود تھے ، آپ یہ عوام کو خوشخبری دے رہے ہیں کہ وہاں بہت اچھی فضا قائم ہو گئی تھی ۔ حالانکہ پین امریکن ہوائی جہاز کے اغوا کی خبر وہیں پہنچ گئی تھی اور بغیر تحقیق کے راجیو گاندھی نے پاکستان پر الزام لگا دیا تھا کہ اس میں پاکستان نے بنیادی کردار ادا کیا ہے کیونکہ اس میں

[Qazi Hussain Ahmad]

ہندوستانی مسافر سوار تھے ان حالات میں آپ کا یہ خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو گا اس لئے قوم کو اس مخمصے سے نکالیئے اور یکسو ہونے کی کوشش کیجیئے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : شکریہ ۔ نواب چھتاری صاحب۔

جناب راحت سعید چھتاری : میری مختصر گزارش یہ ہے کہ یہ اتنا اہم مسئلہ ہے اور اس پر اتنی باتیں کی گئی ہیں کہ میں چاہوں گا کہ آپ اس بات کی مجھے اجازت عطا فرمائیں کہ آپ کے توسط سے اس ہاؤس تک اپنے خیالات پہنچاؤں۔

جناب قائم مقام چیئرمین : میری گزارش ہے کہ پہلے یہ فیصلہ ہو جائے کہ آیا یہ موشن ان آرڈر ہے یا نہیں ، اس کے بعد آپ کو اس پر اظہار خیال فرمانے کا موقع ضرور دیا جائے گا ۔

قاضی حسین احمد : جناب والا ! اپنے دور میں ایک تو تحریک ان آرڈر قرار دے کر کم از کم اپنی یادگار تو چھوڑ دیجئے ۔ ایک تحریک استحقاق تو آپ نے ہمارے خلاف منظور کر لی ۔ جماعت اسلامی کے خلاف آپ کا ایک کارنامہ تو ریکارڈ پر آگیا ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : میں بڑی معذرت کے ساتھ عرض کرتا ہوں ...

(مداخلت)

قاضی حسین احمد : ہم آپ سے توقع رکھتے ہیں کہ ایک دوسرا کارنامہ بھی ریکارڈ پر آجائے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : میں نہایت صاف دلی سے گزارش کرتا ہوں کہ جماعت اسلامی کے کے خلاف میں نے وہ پریولیج ان آرڈر قرار نہیں دی تھی ، فی الواقعہ اس موشن کے حالات ایسے تھے ۔ اگر آپ کی اس موشن کے حالات بھی قواعد و ضوابط کے مطابق ہیں تو اسے بھی ایڈمٹ کرنے میں میرے لئے کوئی چیز مانع نہیں ہے یہ تو چیز اس بات پر depend کرتی ہے رولز اینڈ پروسیجرز اس موشن کے بارے میں کیا کہتے ہیں ۔ میں تو اس چیئر پر بیٹھ کر اس کتاب کا پابند ہوں ۔ شکریہ۔

Mr. Zain Noorani: Sir, first I would like to request the honourable Senator from Karachi that he can very well give his very

valued opinion on this subject during the foreign policy debate which we are shortly planning to hold as I explained in this House yesterday. I would come to the question of the second speech on general discussion made by the honourable Senator without explaining anything about admissibility. Now, in view of what he has said, I am forced to say a couple of things and that is that I maintain that the Rajiv phobia has not been spread by the Government of Pakistan. The Government of Pakistan only took the people of Pakistan into confidence when we came back from Delhi and relayed it to them what had transpired overthere. The Rajiv phobia has been filled up since then by those who feel that heaven will fall if Rajiv Gandhi does not come to Pakistan. We do not feel like that. Then, Sir, as far as the non-attack on each other's nuclear plant is concerned, again and again in this very Senate it has been clarified even when a privilege motion was moved that to set the record straight the Foreign Minister of Pakistan while speaking in the joint sitting of the parliament had reported that an understanding to sign this agreement has been reached and it will be done. So, therefore, we have not misled the people. If people have been misled, they have been misled by the statement of those who do not understand the implication of what is said and what it means. I thank you, Sir.

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ تحریک بھارتی وزیر خارجہ کے لوک سبھا میں بیان پر مبنی ہے جو ۷؍اگست کے روزنامہ جنگ میں چھپا ہے جس کے مطابق بھارتی وزیر اعظم پاکستان کا دورہ نہیں کر سکیں گے کیونکہ پاکستان نے اس کے لئے صحیح انتظامات نہیں کیے۔ عیاں طور پر یہ بیان حقائق کے خلاف ہے کیونکہ وزیر اعظم بھارت پہلے ہی بتا چکے ہیں کہ پاکستان میں حالات ان کے دورے کے موافق نہیں تھے، یہ معاملہ اب اتنا پرانا بھی ہو چکا ہے کہ اب نہ تو یہ حالیہ واقعہ ہے اور نہ ہی وقت گزرنے کے ساتھ اس کی کوئی اہمیت باقی ہے۔ لہٰذا میں یہ تحریک قاعدہ نمبر ۷۱ کی شق (الف) اور (ج) کے تحت خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔

اب تحاریک التوا کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ اب میری جناب اسلم خان خٹک سے گزارش ہوگی کہ وہ اپنی اختتامی تقریر فرمائیں۔

میر نواز خان مروت : خٹک صاحب کی تقریر سے پہلے ذرا آپ غور فرمالیں، ایک دو اور بھی چھوٹے چھوٹے آئیٹم ہیں ۔ بہت مختصر تحاریک ہیں ان میں زیادہ وقت نہیں لگے گا اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ پیش کر دوں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : ٹھیک ہے آپ پیش کر دیں ۔

Mir Nawaz Khan Marwat: Sir, I beg to move:

> "That the question of further improvements in the Modaraba Scheme be referred to the Standing Committee on Finance, Planning and Development, Economic Affairs, Statistical Division for examination and report."

Mr. Ahmed Mian Soomro: What about items 3 and 4 in the Orders of the Day?

جناب قائم مقام چیئرمین : مروت صاحب پہلے آئیٹم نمبر ۳ پر موشن جو ممبر کے الیکشن کے بارے میں ہے وہ پڑھیں ۔

Mir Nawaz Khan Marwat: Sir, I beg to move:

> "That Mr. Muhammad Hashim Khan, Senator, be elected a member of the Standing Committee on Food and Agriculture and Under-developed Areas, Works and Rehabilitation, Labour and Local Bodies, Health and Social Welfare, Population Planning."

جناب قائم مقام چیئرمین : یہ موشن جو منسٹر صاحب نے پڑھی ہے وہ ہاؤس کے سامنے ہے ۔

The motion moved is:

> "That Mr. Muhammad Hashim Khan, Senator, be elected a member of the Standing Committee on Food and Agriculture and Under-developed Areas, Works and Rehabilitation, Labour and Local Bodies, Health and Social Welfare, Population Planning."

Mr. Ahmed Mian Soomro: Point of Information, Sir.

Mr. Acting Chairman: Yes please.

Mr. Ahmed Mian Soomro: It is not mentioned whether there is any vacancy or are they adding to the list. What is the fact?

جناب قائم مقام چیئرمین : حاجی محمد عمر خان کے انتقال پر یہ نشست خالی ہوئی ہے ....

.... (مداخلت)

Mir Nawaz Khan Marwat: It is a known fact. I am sure my friend is fully aware of this.

Mr. Ahmed Mian Soomro: It is not a matter of my information. It is a question of record.

جناب قائم مقام چیئرمین : جہاں تک احمد میاں سومرو صاحب کے نکتے کا تعلق ہے وہ ٹھیک ہے آپ کو یہ بتانا چاہیئے تھا کہ یہ نشست ایسے خالی ہوئی ہے ۔

Mir Nawaz Khan Marwat: As is known his (Mr. Muhammad Hashim Khan's) father—Late Muhammad Umar Khan expired. There was a vacancy in the Senate for that seat. Mr. Muhammad Hashim Khan was elected as a member of the Senate against that vacant seat.

Qazi Hussain Ahmad: Point of order, Sir.

جناب والا ! تمام قائمہ کمیٹیوں کے ہم سب لوگ ممبر ہیں ، یہاں تو ہاؤس میں کوئی ایسا پروسیجر اختیار نہیں کیا گیا تھا کہ اس کے لئے الیکشن ہو ، ہم سے اپنی ترجیحات مانگی گئی تھیں ترجیحات ہم نے دے دی تھیں اور چیئرمین نے خود فیصلہ کیا اور ہمیں بتا دیا گیا ۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, with your permission I may clarify that that was done with prior settlement but under the rules all the members have to be elected.

جناب قائم مقام چیئرمین : وہ تو متفقہ طور پر ایک فیصلہ ہو گیا تھا کہ آپ ترجیحات دیں گے۔ اس کے ممبر نہیں لگے۔ میرا خیال ہے کہ ان دو ممبران حضرات کی جو کچھ انفارمیشن ہے، یہ انفارمیشن تو، آپ سب حضرات کے پاس ہے، دوسری پیش کر دیجیئے۔

میر نواز خان مروت : رول ہے، میں رول بتا دیتا ہوں۔۔۔

(مداخلت) ۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین : وہ رول احمد میاں سومرو نے بتا دیا ہے کہ ۱۴۹ ہے۔ تو موشن ہاؤس کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔

(The motion was carried).

Mr. Acting Chairman: Mr. Muhammad Hashim Khan stands elected. Next item Motion No. 4.

Mir Nawaz Khan Marwat: Sir, I beg to move:

> "That Arbab Noor Muhammad, Senator, be elected as member of the Standing Committee on Foreign Affairs, Information and Broadcasting, Auqaf and Haj, Interior, Kashmir Affairs, States and Frontier Regions."

The vacancy was caused when Mr. Fida Muhammad Khan, Senator was appointed as Governor, NWFP.

Mr. Acting Chairman: The motion moved is:

> "That Arbab Noor Muhammad, Senator, be elected as member of the Standing Committee on Foreign Affairs, Information and Broadcasting, Auqaf and Haj, Interior, Kashmir Affairs, States and Frontier Regions."

(The motion was carried)

Mr. Acting Chairman: Arbab Noor Muhammad stands elected. Next item.

Mir Nawaz Khan Marwat: Sir, I beg to move:

> "That the question of further improvements in the Modaraba Scheme be referred to the Standing Committee on Finance, Planning and Development, Economic Affairs, Statistical Division for examination and report."

Mr. Acting Chairman: The motion moved is:

> "That the question of further improvements in the Modaraba Scheme be referred to the Standing Committee on Finance, Planning and Development, Economic Affairs, Statistical Division for examination and report.".

(The motion was adopted)

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, what time are they fixing for the submission of the report?

جناب قائم مقام چیئرمین : اب موشن ایڈاپٹ کر لی گئی ہے اس میں ترمیم کر دیں۔

میر نواز خان مروت : موشن تو کریں ، ٹائم بعد میں کر لیں گے ---(مداخلت)

Mr. Ahmed Mian Soomro: Within one month they will not be able to do it. I am just suggesting to him and advising him.

میر نواز خان مروت : جناب رول ۱۶۴ میں ایک ماہ ہے ، لیکن اس میں بھی توسیع ہو سکتی ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : تو ٹھیک ہے ۔ ایک مہینے کے اندر اندر جو معزز اراکین ترامیم پیش کرنا چاہیں گے ، وہ پیش کر دیں۔

[Mr. Acting Chairman]

Then we take up the next item relating to further discussion on law and order situation.

جناب خٹک صاحب ! اگر آپ اپنی صحت کے پیش نظر بیٹھ کر تقریر فرمانا چاہیں تو ٹھیک ہے۔ بیٹھ کر تقریر فرمائیں ۔

DISCUSSION ON LAW AND ORDER SITUATION IN THE COUNTRY

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: Sir, I am really gratful that you have permitted me to address this august House sitting. Unfortunately, today I am feeling feverish and that is the reason. So I do hope that the honourable House would also forgive me for addressing them seated.

Actually, Sir, when I was thinking of summing up this debate I did not know how to begin, where to begin, from what to begin. As a matter of fact, I have learnt a great deal. It was not an acrimonious debate but very constructive.

Sir, with your permission I first of all thank you for all the courtesies extended to me and the House for speaking at our will and for as long as we wanted. I have had a good deal of parliamentary experience and it is no exaggeration if I congratulate the members of this illustrious House on the very high standard of the debate and what they said as very constructive. I assure the House that I have taken full note of every member's suggestions and I assure them that our Ministry would go into them and would try to implement all those which would lead to the betterment of our society and of our country. I assure them that our Ministry would go into them and would try to implement all those which would lead to the betterment of our society and of our country. Sir, the real fact is that there is an English idiom, 'if God the gift would give us to see ourselves as others see us'. This is actually the real fact. What we would like to know is what our illustrous members of this exalted House think of our performance and how would they like us to improve our performance that has been the main reason that the Prime Minister when fixing time for this debate, agreed that there should be full freedom, no time limit and no days be fixed for it. The main reason

was that the law and order situation was a burning topic of the day and بازار was a burning question and every member we thought would like to say something about it.

Sir, If I may be permitted to refer to some of the recent incidents of dacoities, robberies and other unlawful acts which happened in the country, the Government decided that a full-fledged debate may be held in both the Houses of the Parliament. During the course of the debate, the honourable members of the Assembly and the honourable Senators, as I have said, made valuable suggestions which will be taken into consideration and we hope that they would lead to a great deal of improvement in the situation.

Sir, let me go back a little in the history of our country. Martial Law was promulgated on 5th May, 1977 and it lasted for eight years and seven months. I would not like to enter into a debate which may be acrimonious. Why Martial Law came, how it was brought about, who were responsible for it? This is a question which could be debated and on which, of course, there would not be unanimity of views. However, a large scale rigging in the general elections of the last Government compelled all other political parties to form a national alliance to launch a popular country-wide movement demanding fresh elections. The entire nation had come out on roads. The Government took extreme measures to suppress the popular movement. A large number of people were killed and injured, thousands were arrested. Army was called on in aid of civil power. There was a popular demand for the army to step in, despite diverse massive political pressure, the armed forces tried their best for a political solution. Complete anarchy and chaos was prevailing in the country and the armed forces had no option but to step in and take over the administration on 5th of July, 1977.

I would also like Sir, not to go into the fact that why elections were not held within ninety days as they were promised, for that would again lead to rebuttles and probably opinions may widely differ upon it. However, I can say one thing that Martial Law could have continued for a much longer period, there were no compulsions. I know there were grins, there were protests, there were mournings and there were opinions or certain meetings but there was nothing which could have compelled the Martial Law Authorities to have

[Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak]

given up the control of the country. As a matter of fact, some Politicians wanted that the same thing should continue and I would not go again into who they were? I would leave it to the history and the historians to comment or to have a thesis on it.

Sir, within this period, the President created a council which was named *'Shoora'*. The members were nominated to it by the provincial Governors. They hailed from all sections of the society. There were technocrates, there were educationists, there were *Ulęmas,* there were political leaders in it and men of varied opinion constituted the *Shoora. Shoora* has been much maligned, I was also a member of it and I assure you Sir, and the honourable House that my main objective was that whatever I considered advisable and fit for the betterment of my country, I would have an opportunity of speaking to the man who controls the destiny of this nation. Sir, I believe that *Ulema* and Maulana Sahib would agree with me that کلمہ حق جابر حاکم کے سامنے کہنا بھی ایک جہاد ہے۔

Then, it was the *Shoora's* advice that the President agreed that democratic means be adopted for the country. A referendum was suggested in order to enable the President to have a democratic backing behind him, so that whatever he implemented would not be as C.M.L.A. but as the President in whom the people had reposed confidence. Opinions may differ but the fact on record is that 62.16 per cent people cast their votes in the referendum and the President who had given the manifesto was duly elected. After that Sir, the President agreed to hold general elections. Why and how they were, let me go a little back into the record. The general elections to the National Assembly and the Provincial Assemblies were completed on 25th December and 28th December, 1984, respectively. It was a momentus event which broke the political freeze of the last over eight years. Like the electioneering compaign which was conducted in a largely peaceful atmosphere free from polemic tension and inflamatory rhetoric, the actual conduct of elections also took place in a smooth and orderly manner. The elections also won wide acclaim both at home and abroad for their fairness, impartiality and impressive turn out. It is a matter of satisfaction that the electoral exercise had been successfully completed and about 53.69 per cent of the eligible voters participated in elections to the National Assembly.

Now Sir, why they were held on a non-party basis, this is a question that has engaged the attention of many political parties now. The fact is that the President keeping in view the past experience of elections held on party basis and as a result thereof the formation of unstable Government it was considered by him to do away with the party system and hold the elections on a non-party basis. The underlying purpose was that the people should be able to elect their representatives independent of any pressure and therefore the turn-out was very very impressive inspite of the fact that all the major political parties persuaded their people or persuaded the voters not to take part in the elections.

Secondly, Sir, I held discussion with the President and the President honestly believed that Islam did not recognize parties for this he had the opinion of *Ulemas* and legal luminaries conversant with Islamic jurisprudence. The same thing was done Sir, by *Shahinshah* of Iran and he said that if you have an election on a party basis, it is possible that 51% people may get into power while 49% of the public are out of power. Who knows that all the brains may be in the 49% and may not be in 51%. Anyhow, this is something which again has happened. . . . (*interruption*)

Qazi Hussain Ahmad : Point of order, Sir.

Mr. Acting Chairman : Yes, please.

قاضی حسین احمد : جناب اسلم خان خٹک صاحب میرے بہت محترم اور بزرگ ہیں۔ لیکن میں نے یہ پہلے بھی عرض کیا تھا کہ وہ اپنی تقریر میں بہت ساری ایسی باتیں کہہ گئے جس سے سوالات اٹھیں گے اور یہ اس وقت بہت ہی متنازعہ بات کہہ رہے ہیں۔ اور اسلام کے نام پر کہہ رہے ہیں یہ ان کی اختتامی تقریر ہے تو میں یہ گزارش کروں گا کہ اس طرح کی نئی بحثوں کو اٹھانے کی بجائے وہ امن و امان کی صورتحال پر توجہ دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین : جی جناب اسلم خٹک صاحب۔

جناب محمد اسلم خان خٹک : میں جناب مولانا صاحب کی خدمت اقدس میں عرض کروں گا کہ اسلام صرف ان کے پاس نہیں ہے۔ بہت سارے علماء ہیں جو ان سے اختلاف رکھتے ہیں۔

قاضی حسین احمد : جناب والا ! یہ مسلم لیگ والے ڈیسک بجا رہے ہیں ان کی شاید اب بھی یہی خواہش ہے کہ الیکشن غیر جماعتی ہونے چاہئیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : جناب قاضی حسین احمد صاحب سے میری یہ درخواست ہے کہ جب آپ اظہار خیال کر رہے تھے تو کسی نے مداخلت نہیں کی ۔ آپ سے بھی یہی توقع ہے جناب خٹک صاحب تقریر جاری رکھیں ۔

جناب محمد اسلم خان خٹک : میں مولانا صاحب سے یہ مؤدبانہ عرض کروں گا کہ میں نے یہ نہیں کہا کہ یہ صحیح نکتہ ہے میں نے کہا کہ صدر صاحب کو کئی لیگل لیومنرز نے اور کئی علماء نے یہ نصیحت کی کہ اسلام میں یہ نہیں ہے ۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ تمام فقہا اس پر متفق ہیں ۔ میں نے یہ بھی نہیں کہا یہ درست ہے یا غلط ہے ۔ میں نے صرف یہ کہا کہ

What were the reasons in the President's mind that he had held this election on non-party basis?

میں نے تو ان کی طرف سے کہ کون تھے اس میں اور کون نہیں تھے نہیں کہا ۔ اب شوریٰ میں کہا گیا کہ آپ لوگ نہ جائیں آیا اس شوریٰ میں اس ہاؤس میں ایسے اصحاب موجود ہیں جو ان کے ساتھ متفق ہیں اور علماء ہیں کیا وہ شوریٰ میں موجود نہیں تھے ۔ تو جناب والا ! میں مولانا صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ خدا وہ دن ضرور لائے کہ اسلام ایک نقطے پر متفق ہو اور وہ علماء ایک نقطے پر متفق ہو جائیں ہم تو مقتدی ہیں ، ہم تو ان کے پیچھے تکبیر پڑھتے ہیں ۔ بہر صورت جناب والا ! میں نے کہا کہ .....

Legal luminaries and some *Ulemas* advised the President that he should have non-party basis elections and on that non-party basis elections, the Houses were elected in which the honourable Senator himself is a member of that House based on that very election process. So, how can he object to it, I don't know. Anyhow, I apologize if I have offended him. Then, Sir when the non-party elections took place and I have given the reasons, it was decided that the Government should now be transferred to the members from the

elected House. There is no doubt that the President and CMLA nominated the Prime Minister. The Prime Minister was inducted in office on 24th March, 1985, and he continued as such till 14th August, 1985. Sir, let me narrate a story:

Once I was an Ambassador in Kabul and President Mirza visited Afghanistan. Our relations with Afghanistan were very very bad at that time. President Mirza came for three days. He fitted so well the Royal family and particularly with His Majesty that the visit was extended from 3 days to almost 8 or 9 days. As an Ambassador from early morning to late at night I was with the President. Really I was dead tired. The day of his departure came, when I was saying good bye to him I said: Sir, it is very ungenerous for me to say that I am so happy to see your back. But let me, at the time, Sir, congratulate you for you have done splendid job for Pakistan in this country, and his reply was: "Aslam, Thank you very much. Even a President sometimes needs a pat on the back."

So, I would say, however, much people may condemn or say good or bad. Anyhow, the Prime Minister and the President both deserve a pat on the back in the sense that the Prime Minister was able to carry on the Government till 14th August in a manner, in a fashion that convinced the CMLA, the President, the Army Brass that now they can trust and hand over the power really to the elected representatives of the people. On 14th August, 1985, the Prime Minister declared that the Martial Law will be lifted on 31st December, 1985. Sir, here I may also mention that the Prime Minister while making his first speech delcared that Martial Law and civil government cannot co-exist side by side. So, the Martial Law was lifted on 30th December, 1985 and the Constitution was fully restored alongwith all the rights of the people.

Sir, now comes the question that the Martial Law was lifted and alongwith the Martial Law the emergency was lifted and after the revival of the Constitution and formation of the civilian government the 20 year old emergency which had suspended the fundamental rights of people of Pakistan was lifted and full freedom in all respect as envisaged in the Constitution was restored. After the lifting of Martial Law and revival of the Constitution, the powers

[Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak]

of the judiciary have been fully restored and the judiciary is competent to take cognizance of all matters permitted under the Constitution. The judiciary is fully independent and it is performing its functions as required in a democratic set-up. Alongwith it Sir, there is a complete freedom in the country, this is amply proved by the processions and public meetings being organized by the opposition political parties. However, Sir, there is one thing that must be made quite clear that political freedom does not mean that people should be incited to break law and to create a law and order situation in the country. Sir, to all this the Prime Minister's proposals, the President agreed. He fulfilled his constitutional role, it is quite a different matter whether the President in his heart really believed in a political party system but in deference to the normal norms of constitutionalism he agreed to the Prime Minister's suggestion that we should have a political party in the country. The Prime Minister was advised by some very good friends that he should carry on as on a non-party basis for a period of four years and in the last year that is the fifth year just before his time was over the political activities should be revived and that the normal political activities should start, but his political sense did not justify this. He said if I had come in a democratic state according to democratic norms then for democracy, political parties is an absolute must and that was the reason that he created a political party and revived his own Pakistan Muslim League.

Now Sir, if I will go a little back when the present Government came into power Sir, you have seen the induction of millions of our brethren from across the border had created for us not only a political problem or economic problem but to keep three million people within your borders you can judge for yourself Sir, how this problem has been tackled so far. I think, to the best of the ability of the present Government and our objective is and our prayer and hope and wish is that these refugees would go back to their homeland happy, contented and with honour. This is all what we demand and this is all the stand point that Pakistan has taken so far. There is no doubt about it that the *'Mujahideens'* in Afghanistan or the *'Pathans'* there as they fought the British for as long as the British were in occupation of their area, they are fighting the Russians but Pakistan Government has made amply clear that we are not involved in what is happening accross the Afghan borders and what we would like is that the Soviet forces should be withdrawn

from Afghanistan so that these people could go back happily to their homes. I am glad to say that our Foreign Minister is giving us impression that probably a happy solution would be forth coming if not in very near future then in the near future

Sir, I must say that the external situation which has been debated upon very amply by the honourable members in this House is also creating and having an effect on our internal situation. Some of our friends have said that our foreign policy is responsible, but you see Sir, I have been dealing with the question of foreign policies for sometime, there are some things that you can express openly but there are a lot of things that you cannot express openly and some times and as once the illustrious (late) Suhrawardy was addressing his opponent counsel and addressing him as my learned and honourable friend or my learned and honourable counsel, he said, "this does not mean that I really mean that he is learned or that he is honourable. He is neither learned nor my friend." So many a times when we say things or which are made publicly they have a different context. So my good friend Qazi Sahib should not take things that probably the Government of Pakistan is deliberately passing on some thing which is not correct or truthful. Sir, what is more than that, that time in and time out both the President and Prime Minister make public statement that we are not involved in any thing that is happening within India, whether it is the *Sikh* agitation or any other agitation. But they go far away from that, they don't accept our statements and they accuse us not only of this but even they go to the extent of accusing us of involvement in Indra Gandhi's murder and even the recent press statement in India of involving us in the attempt on Rajiv's life. This is some thing which no government, no civilised government would ever attempt to do that because it is not a game that can be played by one side, it is a game that can be played by both sides and it would never never pay that one should be involved in the assassination of the leaders of another country.

Sir, the internal situation as I said was greatly influenced by our foreign neighbours and foreign people, I need not go too much into the details of it because they have already been discussed, I think, at great length in this House Sir, there is the internal situation which has been the primary reason for this debate I would like, I

[Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak]

have heard a great deal about it, I agree with a great deal of what has been said and I assure the honourable members that the suggestions that have been made would be Insha Allah implemented by us to the best of our ability. Sir, one thing that has errupted recently and rather viciously is the sectarian clashes. Now, again I hope that any of my *Ulema* friends would not consider me that my نکتہ چینی is towards them, but I cannot understand as an ordinary Muslim when

ہمارا ایک خدا ہے، ایک رسول ہے، ایک قرآن ہے، ایک قبلہ ہے تو پھر یہ تفرقہ کیوں ؟
کوئی امام کعبہ کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا تو کوئی اہل بیتؑ کو یاد کرتا ہے تو کوئی خلفائے
راشدینؓ کو بُرا بھلا کہتا ہے اسلام تو بتوں کو بھی بُرا بھلا کہنے کی اجازت نہیں دیتا۔

Sir, another friend of mine, I don't know whether in this House or in other House said that the Government should take immediate action because the *Ulemas* are divided into two classes one is علمائے حق and the others are علمائے سوء . Now Sir, any government cannot accept this nomenclature at all. For us all *Ulemas* are very respectable, honourable dignified citizens of the country and we hope that the Pakistani society which is basically a religious society and people have a devotion and attachment to Islam, therefore, I would request humbly the *Ulemas* of all thoughts if they can influence the power politics surely they can influence the public generally.

During the recent past it was due to the firy speeches—of whom—of *Ulemas,* the firy speeches made by them that *Shia—Sunni* clashes took place at Lahore, D. I. Khan and other parts of the country. Since the *Ulema* create sectarian problem which turn into law and order situation, in this case we would humbly request that their activities need to be guided correctly so that instead of promoting chasmatic tendencies they unify the *Millat*.

Sir, this has been one of the saddest, I think, chapters in our history. Sir, some thing happened in India and it led to the desecration of temples in Sind. Again, I think, I made it perfectly clear that as far as the Government is concerned it will do every thing possible to set the things right. You see, Sir, there were one or two temples in Rohri, Sukkur and Jacobabad. The Home Department of Sind Government, Karachi, had been requested to furnish a detailed

report on the subject and the same is awaited. The Ministry of Interior has, however, given full assurance regarding expeditious apprehension of culprits involved in the arson of a 200 years old *'Hindu Darbar'* and the damage of 16 *'Mandirs'* in Sukkur and Jacobabad. The Prime Minister has gone ahead and told them that the Government would see to it and whatever damage is done to the *'Mandirs'* is rectified.

Sir, there is a spectre of unemployment. There is no doubt about it that unemployment is hitting us very very badly. Unemployment in the country has really assumed large dimensions. One of the reasons is also the return of Pakistani workers from Gulf States. Creation of jobs is one of the most important goals set by the Prime Minister. He has recently announced special projects which would generate jobs. One of the projects is the construction of national highway from Karachi to up country and creation of about 100,000 jobs in the Education Department but, Sir, even these efforts would not lead to a complete elimination of unemployment. Sir, when I was a student in the North West Frontier at Peshawar we had two colleges. One was the Islamia College and the other was the Edwards College. Today in the southern districts from which I come, I think, there are over 16 colleges and in the province there are more than 40 colleges. Now, when a boy passes Matriculation, if he belongs to a professional class, he does not want to go back to the profession of his father. He wants government service, he wants a job. Sir, in developed countries also the unemployment problem exists and exists very badly but there after Matriculation nobody goes to colleges, they go for technical education–arts & crafts. It could be reasonably asked here that supposing a boy does become a carpenter or a mason or a blacksmith or something like that where is the employment for him? So, we have to create definitely industries in the country which can absorb people and towards that end I assure the honourable members that the Prime Minister is fully alive to the situation and that the Government is doing its utmost to see as to how we can tackle this problem satisfactorily.

Sir, another thing that has errupted recently is the problem of narcotics. Sir, when I was in office in the North West Frontier Province I had never never heard of the word 'heroin' but today the word 'heroin' is on every tongue. Sir, all I can say is that no amount

[Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak]

of government organizations or governmental bodies can eliminate this curse. We need to mobilise the society entirely. We need the *Ulemas,* we need the professors, the teachers, the society and every citizen should gird up his loins and see to it that this problem is solved because it is damaging our youth. I am very very unhappy to say that instead of controlling it, it has gone high. In this connection, Sir, I may mention that in America when they wanted to enforce prohibition, they spent not millions but trillions of dollars on prohibition and it led to 'Mafia' and it led to all sorts of evil organizations and in the end the Government had to do away with prohibition and devise a via media. Now, heroin is becoming a curse all over the world. In America it now belongs to lower classes and its place has been taken over by 'cocane' even in the middle classes. So this is a kind of a universal disease which has spread across the continent. The main reason for this is that many people from good families have got involved in it. For the first time when I saw heroin it was with the Coast Guards in Karachi. Sir, a kilo of white heroin which is the purest form would cost here something like 150,000 to 160,000 rupees and you take it across the border, the price goes up to 300,000 and 400,000 US dollars. So, Sir, in this case I plead that the Government has taken all the necessary steps that are humanly possible. I can assure them that our Coast Guards, Customs and Police and other government organizations have taken all possible measures. I may mention that during 1984-85–7,132 kilograms of heroin, 11,145 kilograms of opium and 1,80,774 kilograms of *'charas'* was seized and 67,899 persons were arrested. During the first six months of 1986, 1,859 kilograms of heroin, 648 kilograms of opium and 143,000 to 144,000 kilograms of *'charas'* has been seized and 13,945 persons have been arrested.

Sir, the Government is doing treatment and rehabilitation of addicts. In this the public sector is equally involved through preventive education and awareness programmes. The non-governmental organizations also, Sir, I am happy to report, helping us to the best of their ability. We are starting a programme on the TV etc., so that this drug abuse could be combated. I would request the honourable members of the House to exert and use their influence for they also command considerable influence, to help and assist in this great national work.

Sir, members have also drawn reference to the high incidents of traffic. There is no doubt about it as somebody remarked that there is no reason why you should create a government department which should advise people regarding procreation and things like that. They said that this job is being done for you by the traffic people on the roads. Now you see Sir, this is something to which the Government is paying a very great deal of attention. Sir, it is primarily a provincial subject but the Central Government has taken upon itself to assist the provincial governments and see to it how can we devise ways and means to combat this ever increasing number of road accidents. I would not go into the greater details of what we have done and what we are doing because the honourable members, if they are interested in this road and highway safety, I think, if they come to my office, we would be able to show them what we can do. But any suggestion that they may have to make or they have made in this regard, I think, would be very very happily received and we shall be extremely grateful for that.

Sir, now, I will come to crime, to dacoities and robberies. Well, Sir, I think, this is a subject which is hurting us all and particularly in Sind. I assure the House that we have assisted the provincial governments to the best of our ability and whatever they have asked for, the Central Government, under the order of the Prime Minister, have willingly given to them. Sir, many reasons are given to us for the high incidents of dacoities and robberies in Sind. Some wanted to associate it with politics, some associated with foreigners coming into this country. But I feel that this is something with which we have to deal with on a very very comprehensive basis and I feel that the main reason why there are dacoities have not yet been according to my knowledge, fully explained to me. Is it really unemployment? Is it really hunger? Is it really something what the people miss or what is the real thing behind it? It is said that the dacoities used to take place in Sind before that also but dacoities also used to take place in my province, they also used to take place in Punjab and Baluchistan but not to the extent in which the Prime Minister himself is extremely anxious and I think the steps that we have taken, I hope would be able to produce some results. This is something you see Sir, that however much I may say about this thing only hurts me far more deeply. One of the honourable members here related to us the woes of Sind, I would say, or the disgruntlement of Sind. Well, I fully sympathize with him.

[Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak]

Sir, personally, I believe in Pakistan, I do not consider myself *Pathan* or *Punjabi* or *Sindhi* or *Baluch*, I look upon every citizen of Pakistan as a Pakistani and my suggestion wherever I had any influence would be that whatever an ailing brother needs the entire resources of the country should be devoted to him. So, Sir, this is something about which the whole House is fully conversant and I don't want to go more into this thing but certainly I think a very very good suggestions regarding crimes have been made to us by our illustrious member, Mr. Soomro, namely that there is a complaint against the police that they don't register cases and his suggestion that Senators, MNAs, MPAs or any such important personalities, if they say, that a case should be registered the police has to register that case. They may give their reasons why they were not registering is a different matter, but they should register that case and women should not be put in police custody and one of the great things that he said was compounding of crimes. You see, Sir, from my personal experience I would say that I hope the law of *Shariat* would come soon with regard to this that when I was in office I found out that if a man was hanged and his dead body went to the village immediately within two or three days two or three other murders were committed. But wherever the murder was compromised between the families, according to the *Shariat*, according to the social customs of the people, the hatchet was burried. When I was dealing as a young officer with these death penalties, at that time when the British introduced the death penalty four people were hanged. By the time when I was dealing with it, more than 400 people were annually being hanged, which meant that the panacea does not lie in the determent of a sentence but the panacea lies somewhere else. For instance, in our tribal area, you seldom hear of a murder. But if there is a murder, immediate action is taken and according to the tribal law; according to the tribal society either the punishment is given immediately or the society takes upon itself to see that the aggrieved party is fully satisfied. So, I think, a great deal of crime could be reduced if this thing was introduced and I assure the honourable members that, *Insha Allah,* I will move this matter and we have already moved that in the case of death sentences when they come to the Ministry of Interior wherever there is a chance or suggestion that the possibility of composition of the crime is there, we always postpone the date of execution.

In this connection, Sir, I would also say that with the restoration of civil liberties the press has required full freedom and ample criticism of the Government, as is being witnessed in the newspapers now-a-days The Press can play a great deal of constructive role in mobilizing the people towards nation-building activities. Somehow or other, in a society which is not highly educated, I remember in my village somebody made a statement, somebody else said this is not true. He said, "how can't it be true, I have read it in the newspaper myself". So, they attach that much importance to a newspaper, and I am grateful that the newspapers are playing a very healthy role but in the eradication of crimes and in the eradication of social evils, I think, they can still play a far more constructive role.

Sir, now I will come to one or two things that have been mentioned about terrorism. Sir, this is a kind of an international disease. What shape it takes; what is the reason behind the terrorism; why Indra Gandhi was murdered; why President Kennedy was shot dead; why Aulaf Pamy, the Swedish Prime Minister who was a harmless man and never went guarded, was killed; President Reagan was shot up. You see Sir, these things do happen in a society. So, if the killing of an Assistant Military Attache of USSR Embassy or the Iraqi Counsellor at Karachi, these are all the links of the same type of terrorism. But whatever the Governments may do things like that do happen. The American Government, with all their resources, could not prevent the murder of their Presidents. It is not absolutely the fault of the police or it is the fault of the Government because you can't guard every citizen, every person. So, with our long borders and the passport facilities, such people do happen to penetrate your country and create such a situation for you. Sir, I think, I have taken a very long time, but I would only say that when this Government is being criticised it should also be compared with the previous governments. What happened and how many people were hanged in Baluchistan in one pre-government *i.e.* Bhutto regime? How many people were murdered in Sind in the previous regimes is before us. Sir, the thing is that so far, by the grace of God, it is a different thing that in riots, the police may exceed or the police may say that they had to take action under self-protection, I do not justify that and that was the reason that we are actively considering the creation of such a police force which should not be armed

[Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak]

with lethal weapons but they should be able to deal with mobs; they should be able to deal with labour and students without using the lethal weapon which, at the present moment, is the only equipment with our police and with our civil armed forces.

Sir, before concluding, I would only draw attention to the problems that exist on our western and eastern borders. On our western border, you see Sir, I need not say that today what government is there and how many people have come to us and on our eastern border, our friends are fully alive to the situation that is being generated there. Let me say so Sir, from my diplomatic experience that, actually, we are living in a jungle and it is where the strongest survives. In the past the weaker nations were conquered by the powerful nations. Today, they may not conquer them but they would make them subservient. Sir, under such situation when our borders both on the west and the east are in this condition and I do hope and pray that our Islamic brothers in Iran and Iraq would be able to settle their problems peacefully. May I make a few suggestions:

First of all, I would like to say that opposition is like a shadow government. They had to tackle the problems, as if, they are going to take over tomorrow and they may be in the seat of government and then they would be faced with the same problems which are today confronting us. In this Government, I think, from the Prime Minister downwards, nobody has ever called any leader of the opposition as a traitor. Sir, there is no doubt that the law and order problem primarily concerns the provincial governments and that they have to take steps in order to maintain law and order but as far as the central government is concerned, not a single man has been put behind the bars at the behest of the Prime Minister or the Ministry of Interior. Sir may, I now say a few words that I don't want to be didactic or I don't want to sound a lecturer but Sir, look! what happened in East Pakistan? Today, it is Bangladesh. Sir, never, never previously, I had heard that a Pakistan flag could be burnt. Sir, I had never heard before that people could shout پاکستان کو توڑ دو
Sir, I am connected with Pakistan from the time when we created the word 'Pakistan'. You see Sir, to me, I would rather be six feet underground than to see that anything happens to my Pakistan. Can I know and may I depend on the patriotic sense of my brothers that

they would create *'Jehad'* against something which would ultimately or can ultimately, God forbid, lead to our disintegration. If we have problems; if I have a problem of the Frontier; if there is a problem in Punjab or Sind or Baluchistan, let us sit together as brothers; let us sit together and solve it. But to create and shout from the roof top that we want Pashtoonistan or we want greater Baluchistan or we would like that there should be confederation with the right of cessation, you see Sir, where do we go? Where do we end? With all these powerful enemies on our borders, what would be our fate? There has been a suggestion that we should break up the provinces. Sir, where did these provinces come from? Did these provinces exist under the *Mughals.* Did they exist under the Afghan Rulers? Sir, Afghanistan and the most of present day Pakistan was one province: Kabul was the summer capital and Peshawar was the winter capital. Sir, till 1901, I was in Punjab. I was belonging to Punjab. My poetry says that refers to herself as a *Punjabi.* The British created NWFP in 1901, which was created in order to make it as a stepping stone for the conquest of Afghanistan. What was the shape of the province? North-West Frontier Province included Baluchistan and Sind. This was the British view that this should be one province. When Sundamon a Britisher came in, and he experimented with the Baluch Princes and Baluch Sardars and he thought that Baluchistan area should be taken out of this. So, when the Baluchistan area was taken out of it, Sind which had been previously a part of Bombay Presidency fortunately became a separate province and the borders of these were created by the Britishers. In 1901, when North-West Frontier Province was created, the British personnel said:

"We have no hill station so where do we go in summer". So, Hazara was attached to it. This is the history of the provinces. But today, they have become so sacred and sacrosanct that we talk of nothing but provinces, be Pashtoonistan or Baluchistan or Sind. We here, are all brothers. Can anybody say that there is any difference? I think, my dearest friends belong to some of the other parts of Pakistan. You see, Sir, when I was a student in Islamia College, I had no *Punjabi* friend. I did not know any *Punjabi* friend. But when I went to Oxford, there I had some civilians. Hafiz Majeed was there; Naseer was there and there were number of other students and for the first time, I became really good friend with *Punjabis.* But when I became a member of the West Pakistan Assembly after retirement

[Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak]

from service (I am not here preaching for One-Unit) and I contested the election and I was elected for West Pakistan Assembly, I had friends all over Pakistan. I had friends in Karachi; I had friends in Baluchistan and I had friends all over the country. Sir, we came together. There was a great deal of evils and that has led again to the break-up. But Sir, here we sit in the Senate. I agree that the powers of the Senate should be increased. More powers should be given to it so that this feeling of overwhelming majority of one province is done away with and I have heard Sir, this from my *Punjabi* friends advocating this thing and they say, why do you blame Punjab for it? If you have Martial Law, why do you blame Punjab for it? I know, there are many parts of Punjab which are so depressed, absolutely undeveloped and I assure you, Sir, that sometime back I think, the *Punjabi* peasants were the most depressed persons in Pakistan. So, it is not the question of Punjab or Frontier. Who knows whether Ahmed Mian Soomro is a *Pathan* or whether he is a *Punjabi*, or he is a *Sindhi?* Who can say I am not a *Punjabi* or it is not stamped on me. So, let us serve, I fear that this balconization or the evil of provincialism or if we do not cite it as members of this House, I think, Sir, it can lead to a greater deal of damage than can be envisaged. So Sir, I did not want to sound as giving a lecture on patriotism because I know that my friends are as patriotic if not ten times more than I am. So I have fully noted all the points raised by the honourable members against each person's name and I assure them that I will take full cognizance of them when our Ministry deals with it. Sir, I am very very grateful to you for allowing me to address the House and I am most grateful to the House for listening to me patiently, I thank them again from the bottom of my heart. Thank you, Sir.

قاضی حسین احمد : جناب چیئرمین ! میں ایک یاد دہانی کرا دوں میں نے ایک تحریک التواء پیش کی تھی احمد عمار کے بارے میں ، اور اس میں آپ نے یقین دہانی کرائی تھی اور جناب وزیر داخلہ صاحب نے بھی یہ کہا تھا کہ میں اپنی speech میں اس کا ذکر کروں گا۔ اس کا کوئی ذکر نہیں ہے ؟

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: Sir, I am very sorry that I forget to explain that. I can Sir, in two minutes explain to him. Sir, the fact is that that Lybian was definitely involved in the activities about which the whole nation knows. You see Sir, as I said

that there are diplomatic compulsions sometime back the son of a very illustrious Indian was sentenced to twenty years penal servitude in America for narcotic but he had spent four years there but when Rajiv Gandhi went there, he interceded on his behalf with the President of United States and that boy was released. You see Sir, at times no Government can remain completely oblivious of the requests of a foreign power and we cannot say and we will not or we would not admit that the Lybian Government itself was involved in this thing but let us put it that some Lybian organization was involved in it but when the request came to us from the Lybian Government and they sent a delegation for interceding in this matter and the Government agreed to release the man. Sir, this is the real position which I now explained to Qazi Sahib.

جناب قائم مقام چیئرمین : جی قاضی صاحب ۔

قاضی حسین احمد : ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : Thank you ۔ جی جناب مروت صاحب ۔ یہ چھوٹے سے بل ہیں موو کر دیں ۔

میر نواز خان مروت : وہ ہیں آئینی ترامیم اس میں لا رہا ہوں یہ چھوٹے سے ہیں یہ سینیٹ الیکشن ایکٹ میں ترمیم ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : اس سے فرق نہیں پڑتا ۔ ویسے سومرو صاحب سے پوچھ لیتے ہیں ۔

جناب احمد میاں سومرو : ٹھیک ہے جی ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : Thank you جی بل موو کریں ۔

THE SENATE (ELECTION) (AMENDMENT) BILL, 1986

Mir Nawaz Khan Marwat: Sir, I beg to move:

> "That the Bill further to amend the Senate (Election) Act, 1975 [The Senate (Election) (Amendment) Bill, 1986], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once."

Mr. Acting Chairman: The motion moved is:

> "That the Bill further to amend the Senate (Election) Act, 1975 [The Senate (Election) (Amendment) Bill, 1986], as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once."

کوئی اس کی مخالفت کرنا چاہتا ہے ؟

قاضی حسین احمد : جناب والا ! میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ کورم نہیں ہے تو کم از کم لیجسلیٹو بزنس میں ہمیں اس کو اتنی اہمیت دینی چاہیے کہ وہ کورم کے بغیر یہاں ڈسکس نہ ہو ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : ٹھیک ہے جی ۔ کورم کیلئے گھنٹیاں بجادیں اور گن بھی لیں ۔

(کورم کیلئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام چیئرمین : کورم پورا ہو گیا ہے ۔

جناب احمد میاں سومرو : حکومت اتنا تو کرے کہ قانون سازی کرتی ہے تو اپنے ممبروں کو تو حاضر رکھے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : یہ واقعی ایک افسوس ناک پہلو ہے جو آپ پوائنٹ آؤٹ کر رہے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحبان کا بھی یہ فرض بنتا ہے اور باقی ممبران کا بھی ۔ بہرحال یہ کمیٹی سے ہو کر آیا ہے اور دیگر تمام ضروری کارروائیاں مکمل ہیں تو پھر بھی اگر آپ یہ مناسب سمجھتے ہیں تو اس کو اگلے سیشن تک ڈیفر کر لیتے ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

قاضی حسین احمد : اگر آپ کی خواہش ہے تو لے آئیں جی ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : اب یہ تحریک ہاؤس کے سامنے ہے ۔

The question is:

> "That the Bill further to amend the Senate (Election) Act, 1975 [The Senate (Election) (Amendment) Bill, 1986], as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once."

(The motion was carried)

جناب احمد میاں سومرو : مہربانی کرکے سینیٹ کی عزت قائم رکھیں ۔ یہ آخریں اگر اس طرح ہم سے لیجسلیشن کرا رہے ہیں ۔

It is not befitting the Government. We are allowing them today but they are creating a bad precedent.

جناب قائم مقام چیئرمین : اس معاملے میں، میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ یہ اچھا جذبہ اور سوچ ہے ۔ آپ دیکھ لیں ۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔

جناب احمد میاں سومرو : اس وقت تو یہ کر لیں لیکن آئندہ کے لیے کم از کم warn کریں ۔ یہ طریقہ نہیں ہے سینیٹ کو ٹریٹ کرنے کا ۔ ۔ ۔ (مداخلت)

Mir Nawaz Khan Marwat: Sir, I fully endorse the view expressed by my learned brother Mr. Soomro. The Prime Minister of Pakistan has repeatedly asked the members to be present and to maintain the quorum. I am sorry, I think actually today it was not expected that this business would come because the main topic was that of law and order situation. But any how I fully endorse his view and agree with him that the quorum must be maintained and the honourable Senators must be present.

جناب قائم مقام چیئرمین : موشن carry ہو چکی ہے ۔ اب اس کو شق وار لیتے ہیں ۔ یہ کلاز نمبر ۲ ہے اس میں کوئی ترمیم نہیں ہے ۔ میں اسے پیش کرتا ہوں ۔

سوال یہ ہے "کہ یہ شق مسودہ قانون کا حصہ قرار دی جائے"

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Acting Chairman: Clause 2 forms part of the Bill.

اب کلاز نمبر ۳ اس میں کوئی ترمیم نہیں ہے ۔ میں اسے پیش کرتا ہوں

...... (مداخلت)

جناب احمد میاں سومرو : جناب کم سے کم منسٹر انچارج ایکسپلین تو کریں کہ میں یہ کیا لا رہا ہوں ۔ بتائیں تو ہی یہ ہے کیا؟

میر نواز خان مروت : میں بتاؤں گا اس کے بعد ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : یہ ہو سکتا ہے کہ جو ترمیم کے حق میں ہیں وہ بتا دیں ۔

(قطع کلامیاں)

میر نواز خان مروت : جہاں صرف کمشنر کا لفظ آگیا ہے ۔ یہ آئین کے مطابق ہو رہا ہے ۔ صرف وہی ہے ۔ یعنی پہلے جو لاء میں الگ تھا ۔ لفظ "چیف الیکشن کمشنر" آئین میں جہاں "کمشنر" ہو گیا اس کی مناسبت سے اس میں ترمیم کی جا رہی ہے ۔ تاکہ یہ آئین سے متصادم یا منافی نہ ہو ، الفاظ ایک ہوں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : میں شق ۳ پیش کرتا ہوں ۔

سوال یہ ہے :

"کہ یہ شق مسودہ قانون کا حصہ قرار دی جائے"

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Acting Chairman: Clause 3 forms part of the Bill.

میں شق نمبر ۴ پیش کرتا ہوں ۔

سوال یہ ہے :

"کہ یہ شق مسودہ قانون کا حصہ قرار دی جائے"

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین : شق ۴ قانون کا حصہ قرار پاتی ہے ۔ اب میں شق نمبر ۱ تمہید و مختصر عنوان کو پیش کرتا ہوں ۔

سوال یہ ہے :

"کہ شق ایک، تمہید و مختصر عنوان مسودہ قانون کا حصہ قرار دیئے جائیں"

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: شق ایک، تمہید و مختصر عنوان قانون کا حصہ قرار پاتے ہیں۔ اب موشن نمبر ۸۔

میر نواز خان مروت: میں موشن نمبر ۸ پر آتا ہوں جناب۔

Sir, since I was asked what are the objects and reasons, let me read the motion first and then I will explain it.

Sir, I beg to move:

> "That the Bill further to amend the Senate (Election) Act, 1975 [The Senate (Election) (Amendment) Bill, 1986], be passed."

Now let me explain, Sir, why the need arose and what are the objects of the Bill.

Sir, under Article 219 of the Constitution the Chief Election Commissioner is charged, *inter alia*, with the duty of organising and conducting election to the Senate or to fill casual vacancies in a House or a Provincial Assembly. After the revival of the Constitution including Article 219 thereof, the provision of sub-section (5) of section 13 and sub-section (1) of section 43 of the Senate (Election) Act, 1975 which empowered the Election Commission to nominate a member of the Election Commission to hear appeal against rejection of the nomination paper of a candidate by the Returning Officer and to lay down the procedure for hearing election petition respectively have become repugnant to Article 219 of the Constitution.

Secondly, Sir, clause 3 of Article 59 of the Constitution as recently amended by the Constitution (Eighth Amendment) Bill, 1985 provides for the members of the Senate retiring in two groups. For determining the terms of the office of individual members, it is necessary to make provisions for their being divided into two groups by drawing of lots.

[Mr. Nawaz Khan Marwat]

The third reason, Sir, is that the Bill seeks to bring the provisions of Section 13 and of 43 of the said Act in conformity with the provisions of Article 219 and make appropriate amendments in Section 82 of the Act to achieve the object as stated earlier.

Now the question may be put to the House.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, in English there is a saying "putting the cart before the House". This explanation should have been given while the Bill was presented for consideration, as to why it was necessary. Now, it is not so relevant when the Bill has already been passed clause by clause.

Mir Nawaz Khan Marwat: I thought that my learned friend Mr. Soomro being a very dutiful member must have gone through that because the copies of the Bill had already been supplied earlier for the reason that the honourable Senators and members may see it and go through it. That is why amendments were invited if anybody had any. But I think my friend was over burdened and that is why he could not spare some time to read that. Any how, I think it is the duty of every honourable member to study the Bill because for this reason a copy is supplied, Sir.

Mr. Acting Chairman: Now I put the question. The question is:

> "That the Bill further to amend the Senate (Election) Act, 1975 [The Senate (Election) (Amendment) Bill, 1986], be passed."

(The motion was adopted)

Mr. Acting Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed.

پروروگیشن آرڈر پڑھنے سے پہلے اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں معزز اراکین کے سامنے اپنے چند خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں ۔ میں اپنے تمام دوستوں اور ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے سینٹ کے ساتویں اجلاس

کے دوران مجھے وہ ذمہ داریاں ادا کرنے میں ہر طرح کے تعاون سے نوازا ہے جو چیئرمین کی حیثیت سے مجھ پر آن پڑی ہیں۔ میں یہ کہنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتا کہ ذاتی طور پر یہ عظیم فرض ادا کرنا میرے لئے بے حد مشکل تھا۔ کیونکہ طویل پارلیمانی تجربہ ہونے کے باوجود کسی ایوان کو چلانے کا مجھے موقع نہیں ملا تھا اور جو مجھے پہلا موقع ملا، وہ ایوان بالا کو چلانے کی ذمہ داری تھی۔ ظاہر ہے کہ مجھ جیسے آدمی کیلئے یہ بہت بڑی چیز ہے اور میں سوچ رہا تھا کہ اس ذمہ داری سے کس طرح عہدہ برآ ہوں گا لیکن میری یہ تمام فکر اور تشویش اس وقت دور ہو گئی جب میں نے دیکھا کہ تمام معزز اراکین، بلا امتیاز، اس معزز ایوان کو ایک جمہوری احساسِ رفاقت کے ساتھ چلانے کے خواہش مند تھے۔ میں نے صرف اتنا کیا کہ معزز اراکین کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے ایوان کے اندر وہ جمہوری ماحول فراہم کرنے کی کوشش کی کہ جو اس معزز ایوان کے شایان شان ہو۔ میں نہیں جانتا کہ میں اس کوشش میں کس حد تک کامیاب ہوا ہوں لیکن ایک بات میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس ایوان کے معزز اراکین نے میرے ساتھ تعاون کا جو عملی مظاہرہ کیا ہے وہ بلاشبہ جمہوری روایات کے مطابق ہے۔ اس سلسلے میں، حزبِ اقتدار کے اراکین اور وزراء کے علاوہ آزاد اراکین کا رویہ بھی قابل تحسین رہا ہے اس پر میں بطور خاص اظہار تشکر کرتا ہوں اور معزز اراکین کو یقین دلاتا ہوں کہ جب بھی مجھے یہ ذمہ داریاں ادا کرنے کا موقع ملا، میری کوشش ہو گی کہ، اظہار رائے کی پوری آزادی تمام معزز اراکین کو دی جائیگی میں ایک بار پھر تمام معزز اراکین سینیٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں بطور ایک کولیگ کے انہوں نے بھاری ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا ہے

میں سینیٹ کے عملہ کا بھی شکر گزار ہوں، خاص طور پر سیکریٹری صاحب اور ایڈیشنل سیکریٹری صاحب کا، جن کے تعاون کی وجہ سے میں ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوا ہوں ان دونوں حضرات نے اور سینیٹ کے عملہ نے میرے ساتھ بہت تعاون کیا ہے۔ اس بات کو میں ریکارڈ پر لانا ضروری سمجھتا ہوں۔ میں ذرائع ابلاغ

[Mr. Acting Chairman]

کے ان ساتھیوں کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے سینیٹ کی کارروائی میں پورا پورا تعاون کیا ہے ۔ شکریہ ۔

جناب شاد محمد خان : قبل اس کے کہ آپ جناب پروروگیشن آرڈر پڑھیں، میں آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ آپ کی موجودگی میں جو تعاون سینیٹ کے سٹاف نے کیا ہے ، اور یہ جو تقریباً آٹھ نو گھنٹے روزانہ کام کرتے رہے ہیں ، اس کے لئے اگر انہیں آپ کے ہاتھ سے فائدہ مل جائے تو یہ لوگ آپ کے مشکور ہوں گے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : میں جناب یہ بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ اس طرح کی ایک سفارش ، جس پر ۳۵ معزز اراکین کے دستخط تھے ، اس پر آپ کی خواہش کے مطابق عمل کر دیا گیا ہے ۔

جناب شاد محمد خان : شکریہ ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : جناب احمد میاں سومرو صاحب !

جناب احمد میاں سومرو : میں جناب آزاد اراکین کی طرف سے آپ کو مبارک پیش کرتا ہوں کہ جس طرح سے آپ نے ہاؤس کو چلایا ہے اور جس طرح سے آپ نے ہاؤس کی عزت رکھی ہے ، اس کے لئے سارے ایوان کے معزز اراکین آپ کے شکر گزار ہیں ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : شکریہ !

میر نواز خان مروت : میں جناب ٹریژری بنچوں کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے جس تحمل ، خوش اخلاقی رواداری اور نظم و ضبط سے اس ایوان کو چلایا ہے ، اس سے آپ کی قائدانہ اور انتظامی صلاحیتیں ظاہر ہوتی ہیں آپ نے معاملات کو نہایت خوش اسلوبی سے سلجھایا ہے ۔ آپ نے وقت کی تنگی کا بھی کسی کو احساس نہیں ہونے دیا اور کافی کام آپ نے نمٹایا ہے ۔ ہم نہ صرف اس تعاون پر خوش ہیں بلکہ آپ کو اس

عمدہ کارکردگی پر مبارک باد پیش کرتے ہیں اور آپ کے توسط سے عملے کو جس میں سیکرٹری صاحب ایڈیشنل سیکرٹری صاحب اور ڈپٹی سیکرٹریز اور دیگر ملازمین شامل ہیں اپنی طرف سے مبارک باد پیش کرتے ہیں اور آپ نے معاوضے کے لئے احکامات صادر فرمائے ہیں، اس پر آپ کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی تمام ابلاغ کے ذرائع کا آپ کے توسط سے اور دیگر متعلقہ افراد کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے اس سیشن میں بڑا تعاون کیا ہے۔ مہربانی۔

Mr. Acting Chairman: I read the Prorogation Order;

In exercise of the powers conferred by clause (1) of Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate on the conclusion of its sitting on the 9th October, 1986.

Sd/-
GEN. MUHAMMAD ZIA-UL-HAQ,
President.

(*So, the House is adjourned* Sine die.)

[*The House is prorogued* Sine die.]

PCPPI 2027(87)Senate 22-10-1988- 300